امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون

مولانا رضوان احمد ندوی

اس شمارہ میں

■ اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
■ دینی مسائل
■ یادوں کے چراغ، کتابوں کی دنیا
■ ہجرت نبوی اور یوم عاشورہ
■ حالات سے مایوس نہ ہوں
■ این آرسی مسائل سلجھیں گے یا...
■ خلیج میں بڑھتی کشیدگی خطرناک
■ اخبار جہاں، طب وسائنس، ملی سرگرمیاں

جلد نمبر 59/69 شمارہ نمبر 33 مورخہ ۲؍محرم الحرام ۱۴۴۱ھ مطابق ۲؍ستمبر ۲۰۱۹ء روز سوموار

اسلام کی روحانی طاقت

تبرکات

حضرت مولانا محمد حبیب الرحمٰن عثمانی

یادرکھئے کہ اسلام کی روحانی طاقت ایک چٹان ہے جس سے جو قوت متصادم ہوتی ہے وہ خود پاش پاش ہوجاتی ہے، یا اس میں جذب ہوجاتی ہے، اسلام تمام حوادث ونوازل کا مقابلہ کرتا ہوا اسی آن بان سے قائم رہتا ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمانوں پر ان کا کوئی دشمن اس طرح مسلط نہیں ہوگا، جو ان کا استیصال کردے۔

دوسرا ارشاد ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم اور غالب رہے گی، ایک حدیث میں ارشاد ہے، یہ دین برابر قائم رہے گا، ان احادیث اور اس قسم کے بے شمار ارشادات سے ثابت ہے کہ اسلام میں وہ روحانی قوت ہے جس کو کوئی مادی طاقت فنا نہیں کرسکتی۔ اسی وجہ سے مسلمانوں کا یہ غیر متزلزل عقیدہ رہا کہ اسلام اور اسلام کی شوکت وقوت کسی کے مٹانے سے مٹ نہیں سکتی، ماضی میں کیسے ہی مایوس کن حالات پیش آئے، مگر مسلمان ہمیشہ اس اعتقاد پر قائم رہے، اور وہ کبھی مایوس نہیں ہوئے، اور جب کبھی سخت سے سخت حوادث پیش آئے ہیں جن کو دیکھ کر اسلام اور مسلمانوں کے فنا ہونے اور مٹ جانے کا یقین ہوجاتا تھا، وہ ہمیشہ ان کو امتحان ہی سمجھتے رہے ہیں، چودہ صدیوں کے حالات کا معائنہ بتلا رہا ہے کہ جب کبھی مسلمانوں میں شریعت کی طرف سے غفلت، دنیا میں انہماک اور ترفہ وتنعم کے لوازم کا غلبہ ہوا ہے، ان کے زجر وتنبیہ کے لئے اس قسم کے مصائب وحوادث نازل کی گئی ہیں، لیکن جب ان حوادث کا زوال ہوا اسلام میں وہی تازگی پیدا ہوگئی جو مریض کو صحت کے بعد ہوتی ہے۔

واقعات عالم اسلام میں حادثہ تاتار بہت ہی سخت گذرا ہے جس کی نسبت طبقات الشافعیہ میں لکھا ہے۔ چنگیز خان کا ظہور ۶۱۶ء میں ہوا، اس کا دور دورہ اور اس کے جنود کی قتل وغارت، نہر جیحوں سے ان کا عبور ایسے دردانگیز واقعات ہیں کہ عالم میں اپنی آپ ہی نظیر ہیں۔ بلاشبہ یہ ایسا واقعہ تھا کہ تاریخی صفحات میں اس کی نظیر نہیں ملتی، یہ ایسی مصیبت تھی کہ اگلے زمانہ کے لوگوں کی آنکھوں نے اس کو نہیں دیکھا، یہ وہ حادثہ عظیمہ تھا کہ پہلے کسی کی دل میں ایسے مظالم کا خطرہ ووسوسہ بھی نہ گذرا تھا، یہ وہ بلاء بے درماں تھی کہ اس کے ذکر سے پہاڑوں کو کپکپی ہوتی ہے۔ اہل عالم کا اتفاق ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے عالم کو پیدا کیا یعنی پیدائش آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چنگیز خان کے زمانہ تک دنیا کے لوگ کسی ایسی مصیبت میں مبتلا نہیں کئے گئے۔ بخت نصر نے جو مظالم بنی اسرائیل پر ڈھائے تھے، ان کو قتل کیا تھا، ان کے بلاد کو غارت کیا تھا، بیت المقدس کی تخریب کی تھی یہ سب کچھ چنگیز خانی مظالم کے سامنے ہیچ تھا۔

حافظ عزالدین ابوالحسن علی بن محمد بن اثیر نے لکھا ہے کہ چنگیز خانیوں نے جو شہر ہلاک کئے ہیں ان میں کا ہر شہر باعتبار آبادی ومردم شماری بیت المقدس سے زائد تھا، بخت نصر نے جو بنی اسرائیل کو قتل کیا ہے اس سے چنگیز خانی مقتولوں کی تعداد بدرجہا زائد ہے، غالباً اہل عالم ایسا شدید کوئی حادثہ انقراض عالم تک نہ دیکھیں گے ہاں یاجوج وماجوج کا واقعہ اس سے اشد ہوگا، رہا خروج دجال، گو وہ بھی ایک سخت تر حوادث امت میں سے ہے مگر بعض اعتبارات سے وہ فتنہ چنگیز خان سے کم ہے، کیوں کہ دجال اپنے اتباع پر رحم کرے گا اور مخالفین کو ہلاک کرے گا اور چنگیز خان کے پنجہ ظلم سے کسی نے نجات نہ پائی، مردوں کو تو قتل کیا ہی ان کے ساتھ بے گناہ عورتوں اور معصوم بچوں کو بھی نہ چھوڑا، اس پر بھی بس نہ کیا، حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کئے، ان کی عصمت دری کی اور ان کے پیٹ کے نکلے ہوئے بچوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہی وہ سیلاب تھا جس نے دنیا کی سب سے بڑی طاقت سلطنت خراسان کو ایسا تباہ کردیا کہ اس کا نام ونشان مٹ گیا، دار الخلافہ بغداد کو بے چراغ کرنے کے ساتھ خلافت عباسیہ کا خاتمہ کردیا، اور اسی طرح یکے بعد دیگرے اکثر بلاد اسلام کا حال ہوا، اور سوائے سلطنت مصر ایشیائے کوچک، ہندوستان، افغانستان اور مغرب کی سلطنتوں کے ایشیاء کی بڑی بڑی سلطنتیں تباہ وبرباد ہوگئیں، لیکن اس امتحان کے بعد اسلام کی روحانی طاقت کا ظہور ہوا، مصر کی چھوٹی سی سلطنت پر تاتار کے دانت تھے اور وہ ہر وقت اس کی طرف تیز نظر سے دیکھتے رہتے تھے، سلطنت مصر ہر وقت خطرہ میں تھی، بالآخر سلطان مصر جو اپنے بھائی سے برسرپیکار ہونے کی جنگی تیاریو میں مشغول تھا، حضرت سلطان العلماء کی مداخلت اور فہمایش سے مقابلہ تتار کے لئے آمادہ ہوگیا، بادشاہ مصر حضرت سلطان العلماء کی فہمائش سے مقابلہ تتار کے لئے آمادہ تو ہوگیا، مگر تتار کا رعب اس قدر غالب تھا کہ عسکر سلطانی ان کے معرکہ قتال کی ہمت نہ کرتا تھا، بادشاہ یہ حالت دیکھ کر متردد تھا مگر حضرت سلطان العلماء نے ہمت بندھوائی اور فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر فتح کا ضامن ہوتا ہوں، یہ سن کر بادشاہ مستعد ہوگیا، مگر اس نے سلطان العلماء سے مشورہ کیا کہ مصارف کے لئے بہت روپیہ کی ضرورت ہے، خزانہ سرکاری میں اس قدر روپیہ نہیں ہے، آپ اجازت دیں تو تجار سے بطور قرض لے لیا جاوے، حضرت سلطان العلماء نے فرمایا کہ اول بادشاہ اپنا اور اپنی بیگمات اور امراء سلطانی کا زروجواہر بیت المال میں داخل کریں، اس کے بعد اگر ضرورت رہے گی تو تجار سے لیا جائے گا، اس پر سلطان اور امراء سلطانی نے اپنا مال ومتاع لاکر حاضر کردیا، اس کے بعد معرکہ قتال گرم ہوا، تتار کو شکست ہوئی اور ان کی بڑھتی ہوئی ترقی مسدود ہوگئی، تتار کی فرعونیت نخوت وغرور اور ان کو اپنی طاقت پر گھمنڈ اس قدر تھا کہ جب ہلاکو دمشق کو برباد کرنے کے لئے پہنچا تو اس نے اہل دمشق کو ان الفاظ کے ساتھ مخاطب کیا ہے۔

امابعد ہم اللہ تعالیٰ کے لشکر ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ سے اپنے سرکش جابر نافرمان متکبر بندوں سے انتقام لیتا ہے، دیکھو ہم نے بکثرت بلاد کو ہلاک کیا، بے شمار بندگان خدا کو موت کے گھاٹ اتاردیا، اس پر ہی بس نہ کیا ناچار عورتوں اور معصوم بچوں کو بھی مردوں کے آغوش میں سلادیا، اے ہمارے مقتولین کے بچے ہوئے لوگو تردد نہ کرو تم بھی اپنے مقتولین اعزاء سے عنقریب ملنے والے ہو، اے غفلت شعار وشک نہ کرو تم بھی ان ہی کی طرف کھینچے جاؤ گے، خوب یاد رکھو ہم جیوش ہلاکت ہیں ہم جیوش مملکت نہیں ہیں، ہمارا مقصود صرف انتقام وایذا رسانی ہی ہے، ہماری شوکت کی وجہ سے ہمارے ملک پر کوئی چڑھائی نہیں کرسکتا، کوئی ہمارے ملک کی طرف رخ نہیں کرسکتا، ہماری سطوت کا یہ حال ہے کہ جو ہماری پناہ میں اترا کوئی اس پر ظلم نہیں کرسکتا، ہماری عدالت ہمارے ملک میں مشہور ہے، اور ہماری تیز تلواروں سے کسی کو مفر نہیں ہے اور کوئی ان کی دھار سے بچ کر بھاگ نہیں سکتا، بحر وبر میں ہمارا ہی قبضہ ہے، ہماری ہی ہیبت سے بڑے بڑے بہادر ہمارے سامنے ذلیل ہیں، دنیا کے امراء وخلفاء ہمارے قبضہ اقتدار میں ہیں۔ اب ہم تمہاری طرف پھرنے والے ہیں، تم یقیناً بھاگو گے اور مقابلہ کی تاب نہ لاسکو گے، اور ہم یقیناً تمہارا تعاقب کریں گے، جو معاملہ تم نے کیا ہے اس کی حقیقت تم کو معلوم ہوجائے گی، اور تم جان لوگے کہ کوئی زبردست قرض خواہ تم سے تقاضا کرنے آیا ہے، پھر سن لو کہ ہم وہ ہیں جنہوں نے بلاد عالم کو ہلاک کردیا، بچوں کو یتیم کردیا، بندگان خدا کو موت کے گھاٹ اتاردیا ان کی تمرد اور سرکشی کا مزا چکھادیا۔

شاہ مصر کا ایک ایسی قوم کے مقابلہ سے خائف ہونا جس کے غرور ونخوت اور طاقت کا یہ حال ہو اور جس نے بڑی بڑی اسلامی سلطنتوں اور دارالخلافہ کو برباد کیا ہو، بالکل صحیح تھا، مگر اسلام کی روحانی طاقت غالب آئی اور تتار کی ساری نخوت خاک میں مل گئی۔

دوسری جانب اسلام کی روحانی کشش نے قوم تتار کو اپنی طرف کھینچنا شروع کیا، شاہ تتار شیخ شمس الدین باخرزی خلیفہ حضرت نجم الدین کبریٰؒ کی خدمت میں مودبانہ حاضر ہوا، اور وہاں سے اسلام کی حلاوت اپنے دل میں لے کر اٹھا، اور اس طرح قوم تتار جو اسلام اور مسلمانوں کی سخت ترین دشمن تھی اسلام کی خادم اور محافظ بن گئی۔

قومی یکجہتی

”ملک کے لئے اتحاد اور قومی یکجہتی بڑی اہم ضرورت ہے اور ہندوستان میں آباد مختلف فرقوں کے درمیان دوستی، خیرسگالی اور رواداری کے جذبہ کو فروغ دینا، بہترین ملکی خدمت ہے، لیکن قومی یکجہتی کو سیاسی استحصال کے لئے استعمال کرنا بدترین قسم کی وطن دشمنی ہے۔“

(امیر شریعت رابع حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانیؒ)

بلا تبصرہ

”کرنسی سے دست برداری کا فیصلہ کرتے وقت ریزرو بینک آف انڈیا کی خودمختاری کو بری طرح چوٹ پہونچائی گئی، اب آرٹیکل ۳۷۰ کے معاملہ میں پارلیامنٹ کی وقعت مجروح ہوئی، دونوں متنازع فیصلوں کو بلند بانگ اصولوں کی آڑ میں چھپایا گیا، نوٹ بندی کو بدعنوانوں کے خلاف اخلاقی جنگ کے طور پر پیش کیا گیا، جبکہ آرٹیکل ۳۷۰ کی برخاستگی کو ایک قوم ایک پرچم ایک دستور کا حصہ بتایا جارہا ہے۔“

(راج دیپ سردیسائی)

اللہ کی باتیں۔۔۔ رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

گھر بنانے کا مقصد

اللہ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو سکون کی جگہ بنا دیا اور چوپایوں کے چمڑوں سے تمہارے لئے ایسے ڈیرے بنائے جن کو سفر میں چلنے کے دن اور ٹھہرنے کے دن ہلکا محسوس کرتے ہو۔ (سورہ نحل آیت ۸۰)

وضاحت: ۔اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اپنی قدرت کاملہ کی چند نشانیوں کو بیان فرمایا کہ انسان اللہ کی ان نعمتوں پر شکر ادا کرے، اس کی وحدانیت و ربوبیت پر کامل اعتماد و یقین رکھے، ادھر ادھر ہاتھ پھیلانے اور پیشانی ٹیکنے سے گریز کرے، یہ انسان کی کم ظرفی اور نااہلی ہے کہ پائے تو اللہ سے اور اقرار کسی اور کا کرے، اللہ کی ان نعمتوں میں گھر اور مکان کا ہونا ایک بڑی نعمت ہے، جب انسان کسی ضرورت سے باہر ہوتا ہے تو وہ طرح طرح کے حرکت و عمل کی وجہ سے ذہنی و جسمانی اضطراب میں ہوتا ہے، اگر وہ تاجر ہے تو تجارت اور لین دین کے حساب و کتاب میں الجھا ہوا ہوتا ہے، کاشتکار ہے تو کھیت و کھلیان کی سینچائی و بوائی میں پریشان رہتا ہے، ملازم و مزدور ہے تو کسب معاش کے مسائل میں پھنسا رہتا ہے، لیکن جب وہ حرکت و عمل سے تھک جاتا ہے تو آرام و سکون کا متمنی ہوتا ہے، پھر گھر پہونچتا ہے، جہاں آرام دہ بستروں پر قلبی سکون حاصل کرتا ہے، گویا انسان کے مکان کی سب سے بڑی صفت یہ ہوتی ہے کہ اس میں اس کو سکون ملتا ہے، اسی لئے اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں گھر کی تعمیر کا اصل مقصد سکون قلب بتلایا، لیکن ہاں جس مکان سے طمانیت قلب حاصل نہ ہو وہ گھر تو ہوسکتا ہے، مسکن نہیں ہوسکتا۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے لکھا ہے کہ بعض اوقات تو مصنوعی تکلفات خود ہی آرام و سکون کو برباد کردیتے ہیں، اور وہ بھی نہ ہو تو گھر میں جن لوگوں سے سابقہ پڑتا ہے وہ اس سکون کو ختم کردیتے ہیں، ایسے عالیشان مکانات سے وہ جھونپڑی اچھی ہے جس میں رہنے والے قلب و جسم کو سکون ہو رہا ہو، اللہ نے ان نعمتوں کے ذیل میں جانوروں کے چمڑے اور بالوں کا بھی تذکرہ کیا کہ اس کے اجزاء سے جہاں لباس اور دوسری چیزیں تیار کرتے ہو اور فائدہ اٹھاتے ہو اسی طرح چمڑے وغیرہ کے ڈیرے کے خیمے بناتے ہو، عرب کے صحراؤں میں تجار اور مسافر پڑاؤ ڈالتے وقت خیمے نصب کرتے تھے جو کہ چمڑے کے ہوا کرتے تھے، چونکہ اینٹ و پتھر کے مکان کہیں منتقل نہیں کرسکتے تھے اس لئے جانوروں کے چمڑوں کے خیمے بناتے اور آرام کرلیا کرتے تھے، یہ بھی اللہ کی ایک بڑی نعمت تھی اس پر بھی اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور قدر شناسی کی زندگی گذاری جائے۔

افضل روزے، افضل نمازیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے بعد روزں میں سب سے افضل روزہ اللہ کے مہینہ محرم الحرام کا روزہ ہے اور فرائض کو چھوڑ کر افضل نماز رات کی نمازیں ہیں۔ (مسلم شریف)

مطلب: ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ محرم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا **افضل الصیام بعد رمضان شھر اللّٰہ الحرام** ”رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے ہیں“۔

رمضان کے روزے کی فرضیت سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ میں امت محمدیہ کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تھا جو آج تک مستقل طور پر اس امت پر مشروع ہے، جسے یوم عاشورہ کے نام سے جانا جاتا ہے، اس دن کے روزے کا ثواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ایک سال کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے یعنی اس کے گناہ صغیرہ معاف ہوجاتے ہیں، ایک جگہ اس کے روزے کی فضیلت اس طرح بیان فرمایا کہ جس نے محرم کے کسی دن کا روزہ رکھا تو اس کو ہر دن کا بدلہ تیس دن کے برابر دیا جائے گا، البتہ دسویں محرم کا روزہ گذرے سال کے تمام گناہوں کا کفارہ ہے، البتہ یہود و نصاریٰ کی مشابہت سے بچنے کے لئے شریعت اسلام نے اپنے ماننے والوں کو حکم دیا کہ وہ اس دن کے روزے کے ساتھ ایک دن کے روزہ کا مزید اضافہ کریں یعنی ۹/ اور ۱۰/محرم کو روزہ رکھیں یا ۱۰/۱۱/محرم کو روزہ رکھیں۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے اہتمام کے ساتھ اس دن روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم دیا، خوشی کے اس دن اپنے اہل و عیال اور قرابت داروں پر رزق کی توسیع کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ جس نے اس روز اپنوں کو خوب کھلایا پلایا اس پر پورے سال اللہ تعالیٰ رزق کی وسعت کردیں گے، اور فقر کا دروازہ بند کردیں گے۔ حدیث مذکور میں راتوں میں نفل نمازوں کے پڑھنے کی بھی تلقین فرمائی گئی کہ فرائض کو چھوڑ کر افضل نماز رات کی نمازیں ہیں، رات کے وقت فضا عالم میں سکوت طاری رہتی ہے، ساری مخلوق محو خواب ہوتی ہے، رات کے اندھیرے اور سناٹے میں جو مومن بندہ نفلی نمازیں پڑھتا ہے اس وقت دل میں خشیت طاری رہتی ہے اور توجہ الی اللہ کی کیفیت رہتی ہے، اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم راتوں میں نوافل کا اہتمام فرماتے، تہجد کی پابندی کرتے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کو اس سے خاص تعلق اور لگاؤ ہے، آپ اس نماز میں اتنا طویل قیام اور رکوع فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آجاتا تھا، صحابہ کرام میں بھی تہجد کی نماز کا عام رواج تھا، بلکہ تہجد ان کا شعار بن گیا تھا، راتوں کے عبادت گذار اور دن کے شہسوار ان کی پہچان بن گئی تھی۔

اس لئے صلحاء و اتقیاء کو شب بیداری و سحر خیزی سے قوت و غذا ملتی ہے، آپ بھی تہجد و نوافل کا اہتمام کریں تاکہ آپ کی عملی زندگی میں روحانیت پیدا ہو اور اس کی وجہ سے آپ درجات علیا سے نوازے جائیں۔

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

محرم میں نفلی روزے رکھنا:

ماہ محرم الحرام میں نفلی روزے رکھنا کیسا ہے؟

الجـــواب و باللّٰہ التـــوفیق

مسلم شریف کی روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”رمضان کے روزے کے بعد سب سے افضل روزہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ محرم کا روزہ ہے۔ اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز یعنی تہجد کی نماز ہے۔“ (صحیح مسلم جلد ا، صفحہ ۳۶۸؛ باب فضل صوم المحرم)

حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کے بعد نفلی روزوں کے لیے افضل ترین مہینہ محرم الحرام کا مہینہ ہے، اس لیے اس میں روزہ رکھنا باعث سعادت و فضیلت ہے۔

عاشورہ کا روزہ:

عاشورہ کے روزے کی شرعی حیثیت اور فضیلت کیا ہے؟

الجـــواب و باللّٰہ التـــوفیق

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک اس دن کی کیا اہمیت ہے، کہ تم اس کا روزہ رکھتے ہو؟ یہودیوں نے کہا کہ یہ بڑی عظمت والا دن ہے، اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کے لوگوں کو ڈبو دیا تھا، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی شکرگذاری کے لیے اس دن کا روزہ رکھا اور اسی لیے ہم بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہماری قربت تم سے زیادہ ہے، اور اس (روزہ رکھنے) کے ہم زیادہ حقدار ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور مسلمانوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔“ (صحیح البخاری جلد ا، صفحہ ۲۶۸؛ باب صیام یوم عاشوراء)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور اس دن روزہ کا حکم کیا، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دن تو ایسا ہے کہ اس کی تعظیم یہود و نصاریٰ کرتے ہیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگلے سال ان شاء اللہ نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا، لیکن اگلے سال تک زندگی نے وفا نہیں کی اور اس سے پہلے ہی اللہ کو پیارے ہوگئے۔ (صحیح مسلم جلد ا، صفحہ ۳۵۹)

بخاری شریف کی روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔ (صحیح البخاری جلد ا، صفحہ ۲۶۸)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا، ابتداءً دسویں محرم کا روزہ شروع ہوا پھر یہود و نصاریٰ کی مخالفت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک دن پہلے یعنی نویں محرم کے روزہ رکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا، لیکن زندگی نے وفا نہیں کی اور اگلا محرم آنے سے پہلے ہی اللہ کو پیارے ہوگئے۔

بہر حال ۹/۱۰/۱۱/محرم کو روزہ رکھنا مستحب ہے اور حدیث پاک میں اس کی بڑی فضیلت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ عاشورہ کا روزہ رکھنے سے اس کے پہلے والے سال کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے۔“ (صحیح مسلم جلد ا، صفحہ ۳۶۷)

محرم میں شہادت نامہ پڑھنا:

عاشورہ کے موقع پر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے متعلق واقعہ جو نظم میں ہے، جس کو شہادت نامہ کہا جاتا ہے، اس کو پڑھنا کیسا ہے؟ عام طور پر اس شہادت نامہ میں روایات یا واقعات اور بہت سی من گھڑنت باتیں بھی ہوتی ہیں؟

الجـــواب و باللّٰہ التـــوفیق

مذکورہ شہادت نامہ پڑھنا صحیح نہیں ہے، ملاحظہ ہو مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ:

شہادت نامے نظم یا نثر جو آج کل عوام میں رائج ہیں، اکثر روایات باطلہ و بے سر و پا سے مملو اور اکاذیب موضوعہ پر مشتمل ہیں، ایسے بیان کا پڑھنا اور سننا؛ وہ شہادت نامہ ہو خواہ کچھ اور، مجلس میلاد مبارک میں ہو، خواہ کہیں اور، مطلقاً حرام و ناجائز ہے۔ خصوصا جب کہ وہ بیان ایسے خرافات کو متضمن ہو، جس سے عوام کے عقائد میں زلل آئے کہ پھر تو اور بھی زہر قاتل ہے، ایسے ہی وجوہ پر نظر فرما کر امام حجۃ اللہ محمد غزالی قدس سرہ وغیرہ ائمہ کرام نے حکم فرمایا کہ شہادت نامہ پڑھنا حرام ہے۔ یوں ہی جب کہ اس سے مقصود غم پروری و تصنع حزن ہو تو یہ نیت بھی شرعاً نامحمود، شرع مطہر نے غم میں صبر و تسلیم اور غم موجود کو حتی المقدور دل سے دور کرنے کا حکم دیا ہے، نہ کہ غم معدوم بتکلف وزور لانا، نہ کہ بتصنع وزور بنانا، نہ کہ اسے باعث قربت و ثواب ٹھہرانا، یہ سب بدعات شنیعۂ روافض ہیں، جن سے سنی کو احتراز لازم ہے۔ عوام مجلس خواں اگرچہ بالفرض صرف روایات صحیحہ، بروجہ صحیح پڑھیں بھی تاہم جو ان کے حال سے آگاہ ہے، خوب جانتا ہے کہ ذکر شہادت شریف پڑھنے سے ان کا مطلب ہی بہ تصنع رونا، بہ تکلف رلانا اور اس رونے رلانے سے رنگ جمانا ہے، اس کی شناعت میں کیا شبہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۹، صفحہ ۶۲، کتاب الحظ والاباحۃ)

امارت شرعیه بهار اڑیسه وجهار کهنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار **نقیب** پھلواری شریف پٹنہ

پھــــــلــــــواری شــــــریف

جلد نمبر 59/69 شمارہ نمبر 33 مورخہ ۲ر محرم الحرام ۱۴۴۱ھ مطابق ۲ر ستمبر ۲۰۱۹ء روز سوموار

سال نو کا پیغام

اسلامی سال کا پہلا مہینہ محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے اور ذی الحجہ پر ختم ہو جاتا ہے، اس وقت ہجری تقویم کا ایک ورق الٹ گیا اور اب اسلامی سن ۱۴۴۱ھ کا آغاز ہو چکا ہے، یاد رکھیے کہ ہمارے ہجری سن کی بڑی دینی، ملی اور تاریخی حیثیت ہے، مسلمانوں کو اس عظیم ہجرت کی یاد دلاتا ہے جس نے دنیا کی مذہبی تاریخ کا نقشہ تبدیل کر دیا اور اسلام کو پھیلنے اور مسلمانوں کے آگے بڑھنے کا راستہ کھول دیا ہے اور اب ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اسلام اور ایمان کے لئے تمہیں اپنا گھر بار، مال و دولت کو بھی چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دو لیکن اسلام کو نہ چھوڑو اور ایمان پر بٹہ نہ لگاؤ گویا جس طرح اس کی تاریخی حیثیت ہے اسی طرح اس کی شرعی حیثت بھی ہے، قرآن مجید میں رب کائنات کا ارشاد ہے، ''یسئلونک عن الاھلہ قل ھی مواقیت للناس والحج'' ہم نے تمہارے لئے چاند کو اور چاند کے تغیرات کو میقات بنا دیا ہے، یعنی ہماری اکثر عبادتوں کا انحصار رویت ہلال سے متعلق ہے، خصوصا ان عبادات مین جن کا تعلق کسی خاص مہینے اور اس کی تاریخوں سے ہے جیسے رمضان المبارک کے روزے، حج کے مہینے، محرم اور شب برأت وغیرہ سے متعلق احکام سب رویت ہلال سے متعلق ہیں، لیکن افسوس یہ ہے کہ بہت سے لوگ قمری حساب کو بھلاتے جا رہے ہیں، صرف معدودے چند ملی و تعلیمی اداروں میں یہ نظام رائج ہے، ورنہ عام طور پر اس کا رواج کم تر ہوتا جا رہا ہے، حتی کہ کلنڈروں سے بھی قمری مہینوں کے اعداد و شمار غائب ہوتے جا رہے ہیں، جس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو اسلامی مہینے بھی پورے طور پر یاد نہیں رہتے ہیں، حالانکہ ہر قوم نے اپنا حساب و کتاب رکھنے کی ایک تاریخ مقرر کی ہے، ہندوستان میں عیسوی سن کی مقبولیت ہے، اور انگریزوں کے اثرات کی وجہ سے انگریزی سن رائج ہوئے جس کا سن جنوری سال سے شروع ہوتا ہے، ہندوں کے یہاں بکرمی حساب رائج ہے، مگر مسلمانوں کا نیا سال ہجرت سے شروع ہوتا ہے جس کا باضابطہ استعمال عہد نبوت میں تو نہیں ہو سکا البتہ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت سے رائج ہے اور تاریخ کے ہر دور میں اس کا چلن رہا، جواب کمزور پڑتا جا رہا ہے، اگر ہم صرف دفتری اور کاروباری معاملات میں جن کا تعلق سرکاری دفاتر یا غیر مسلموں سے ہے ان میں صرف شمسی حساب رکھیں، باقی اپنے دینی اداروں اور روزمرہ کی ضروریات میں قمری تاریخوں کا استعمال کریں تو اس سے ہمارا ملی شعار بھی محفوظ رہے گا، اور اتباع سنت کی وجہ سے یہ موجب برکت و ثواب بھی ہوگا، بہرحال، اب نیا سال محرم الحرام سے شروع ہو چکا ہے، اس میں ایک مسلمان کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ اس کا یہ سال پچھلے سال کے مقابلہ میں کہیں اچھا رہے گا، اعمال کی درستگی اور بہتر انداز میں ہوگی، شریعت کی پوری طرح پاسداری کی جائے گی، لوگوں کو ایک اور نیک بننے کی تلقین کی جائے گی خود کو اور دوسروں کو راہ راست پر لگایا جائے گا جس سے دنیا و آخرت دونوں کی کامیابی نصیب ہو، بہر کیف سال کا پہلا مہینہ محرم کا مہینہ بڑی عظمت والا مہینہ ہے، اس مہینہ میں نفلی روزہ رکھنا اللہ کو بہت زیادہ پسند ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ میں روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو اس کے روزہ کا حکم دیا اور یہودیوں کی مشابہت سے بچنے کے لئے دو دن کے روزے کا حکم فرمایا، اس لئے آپ بھی عاشورہ کا روزہ رکھئے، ۹ر اور ۱۰ر محرم یا ۱۰ر اور ۱۱ر محرم کو روزہ رکھئے اور اپنے بالغ اہل وعیال کو بھی اس کی ترغیب دیجئے نیز اپنے اہل وعیال کے کھانے پینے کی چیزوں مین فراخی سے کام لیجئے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دن کی برکت سے سال بھر رزق میں فراخی عطا فرماتے ہیں، جو لوگ عشرہ محرم میں ڈھول، تاشے اور مجرے کی محفلیں سجاتے ہیں، وہ گناہ کرتے ہیں، مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے۔

معاشی بدحالی

ہندوستان معاشی بدحالی کے نازک ترین دور سے گذر رہا ہے، یہاں نقدی کی ایسی کمی ہوگئی ہے، جو گذشتہ ۷۰ سالوں میں نہیں ہوئی تھی، نیتی آیوگ کے نائب صدر راجیو کمار نے دہلی میں اس بدحالی کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی معیشت اُتھل پتھل کے دور سے گذر رہی ہے، جس کی وجہ سے پرائیوٹ کمپنیاں ایک دوسرے پر بھروسہ سے گریز کر رہی ہیں، نقدی بڑی کمپنیاں دبا کر بیٹھ گئی ہیں اور کوئی کسی کو قرض دینے کو تیار نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ اس صورت حال کو بدلنے کے لیے سرکار کو ہر ممکن اقدام کرنے چاہیے تاکہ اعتماد بحال ہو، کیوں کہ نوٹ بندی، جی ایس ٹی اور دیوالیہ قانون کے بعد بہت کچھ بدل گیا ہے۔ اس صورت حال کی تصدیق ہندوستانی رزرو بینک کے گورنر شکتی کانت داس نے بھی کی ہے، انہوں نے کہا کہ جون ۲۰۱۹ء کے بعد ہندوستان کی معاشی صورت حال میں کساد بازاری بڑھ رہی ہے، چوں کہ گھریلو ترقیاتی شرح میں کمی آئی ہے اور عالمی منڈی بھی غیر یقینی دور سے گذر رہا ہے، انہوں نے کہا کہ مئی میں صنعتی تگ ودو تھم سی گئی تھی، جس کا اثر معدنیات کی کھدائی، بجلی کی پیداوار، پٹرولیم ریفائنری مصنوعات، خام تیل، قدرتی گیس، سمنٹ سکٹر اور مینوفکچرنگ پر صاف دیکھا گیا غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری ایک سال قبل ۷ء۹ بلین امریکی ڈالر تھی، جو گذشتہ اپریل و مئی میں گھٹ کر ۶ء۸ بلین امریکی ڈالر رہ گئی ہے، غنیمت ہے کہ غیر ملکی کرنسی کے ذخائر میں ۱ء۱۶ بلین ڈالر کا اضافہ درج کیا گیا ہے، ورنہ حالت اور خراب ہوتی، وہ راجیو کمار کی اس تجویز سے متفق نظر آئے کہ معاشی کساد بازاری کو دور کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر سدھار کی ضرورت ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مودی کے تمام معاشی منصوبے فلاپ ہوگیے ہیں اور میک ان انڈیا اسکیم ناکامی سے ہم کنار ہوگئی ہے، لاسین اینڈ ٹوبرو لیمیٹڈ (ای اینڈٹی) کے چیرمین اور نیشنل اسکل ڈولپمنٹ کارپوریشن کے سربراہ اے ایم نائیک نے اس منصوبہ کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں ملازمتیں دن بدن کم ہوتی جا رہی ہیں، کمپنیاں ملک میں سے مال کے بجائے غیر ملکی سامان منگا کر فروخت کرنے کو ترجیح دے رہی ہیں، ہم سامانوں کی برآمدگی کے بجائے ملازمتیں برآمد کر رہے ہیں، بیرون ملک سے سامان ادھار مل جاتا ہے جبکہ ملکی مالیاتی کمپنیاں فائنانس کرنے میں ناکام ثابت ہو رہی ہیں، ہماری آبادی چین کی طرح ہی ہے تو پھر ہم چین کی طرح تیز ترقی کیوں نہیں کر سکتے، انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے منصوبوں پر نظر ثانی کی ضرورت ہے تاکہ ملک معاشی کساد بازاری سے نکل کر تیز رفتار ترقی کی شاہ راہ پر آگے بڑھ سکے۔ ملک کی معاشی حالت کو درست کرنے کے لیے ریزرو بینک آف انڈیا نے تین بار ریپوریٹ میں کمی کی ہے، رزرو بینک آف انڈیا نے تاجر ٹرانزیکشن کے لیے کریڈٹ اور ڈیبیٹ کارڈ ای مینڈنٹ پروسیسنگ کی اجازت دیدی ہے اور اس سلسلے کے حفاظتی انتظامات کو سخت کر دیا ہے، لیکن گاڑی اس قدر پٹری سے اتر گئی ہے کہ جلد اس کے اثرات سامنے نہیں آرہے ہیں، اور المیہ یہ ہے کہ بی جے پی میں کوئی من موہن سنگھ جیسا ماہر اقتصادیات نہیں ہے جس نے گذشتہ کساد بازاری کے دور میں ہندوستان کو بحران سے نکالا تھا اور اس کے اثرات ملکی معیشت پر کم سے کم پڑے تھے۔

شراب کے شوقین لڑکے کا انجام

شراب نوشی و دیگر منشیات کے استعمال سے انسانی معاشرہ تباہ و برباد ہوتا ہے جس کے بدترین نتائج دن بدن سامنے آرہے ہیں، لیکن کیا کہئے کہ باوجودیکہ قانونی انتباہ اور قانون سازی کے نشہ آور چیزوں کا استعمال بڑھتا ہی جا رہا ہے، اور اس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ گھر اور خاندانی نظام کے تانے بانے بکھر رہے ہیں، بلکہ اقتصادی حیثیت سے بھی اس کے بہت برے نقصانات سامنے آرہے ہیں، جس کی رپورٹیں آئے دن ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ہمارے علم میں آتی رہتی ہیں، ابھی حالیہ دنوں میں یوپی رامپور میں ایک حقیقی ماں نے اپنے اکلوتے بیٹے، دل بندر سنگھ کو صرف اس بنیاد پر قتل کروا دیا کہ وہ شراب نوشی اور ہیروئین کے استعمال کا عادی تھا، اور اب تک نشہ میں دھت ہو کر اپنے اپاہج باپ کے پانچ ایکڑ زمین کو فروخت کر چکا تھا، اور باقی زمین کو فروخت کرنے کے لئے پر تول رہا تھا، اس دن کے آنے سے پہلے ہی ماں نے بیٹے کو زندگی سے ہی محروم کر دیا، یقیناً بیٹے سے بہت بڑی غلطی سرزد ہو رہی تھی، لیکن ماں کو بھی قانون ہاتھ میں لیکر اتنی بڑی غلطی نہیں کرنی چاہیے، انجام کار کے اعتبار سے دونوں کی غلطی ناقابل معافی جرم ہے، لیکن اس کے لئے پہلے ماں کو سماج اور خاندان کے مقتدر لوگوں کے ذریعہ مسئلہ کا حل تلاش کرنا چاہیے پھر قانونی چارہ جوئی کرنی چاہیے، افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کے دور میں اکثر نوجوان لڑکے شوقین مزاج ہوتے جا رہے ہیں، وہ تمبا کو نوشی، سگریٹ نوشی اور شراب نوشی کو فخر سمجھتے ہیں، ان حالات میں اگر سماج کے سرکردہ اور با اثر اصحاب نے اس کے تدارک کے لئے کوئی مضبوط لائحہ عمل تیار نہیں کیا تو قوم و ملک کا یہ قیمتی اثاثہ ضائع ہوتا رہے گا۔ اس واقعہ کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے جو اور بھی زیادہ افسوس ناک اور باعث تشویش ہے، وہ یہ ہے کہ مال و دولت کے آگے اب خون کے رشتے کی اہمیت ختم ہوتی جا رہی، ماں اور اولاد کے رشتے کو ہر رشتہ سے زیادہ اہمیت حاصل ہے اور اس رشتے میں غرض و مفاد کی جگہ نہیں ہوتی، لیکن مادیت کے اس دور میں یہ عظیم تر رشتہ بھی کھوکھلا ہوتا جا رہا ہے۔ کبھی اولاد کا دل ماں کی محبت سے عاری ہو جاتا ہے تو کبھی ماں کی محبت پر دنیا کی دولت حاوی ہو جاتی ہے۔ آئے دن اس طرح کے واقعات رونما ہو رہے ہیں، آپ سوچ سکتے ہیں کہ والدین اور اولاد کے رشتے کا یہ حال ہے تو دیگر رشتوں کی کیا اہمیت ہوگی۔

آدھا ادھورا خواب

وزیر اعظم مسٹر نریندر مودی نے اپنے حالیہ فرانس اور بحرین کے دورہ میں ہندوستان کی ہمہ جہت ترقی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کی نئی منزلوں کی طرف گامزن ہیں، یعنی ماضی میں جو کرپشن و بدعنوانی اور لوٹ وگھسوٹ کا بازار گرم تھا، ہم نے اس پر بہت حد تک قابو پالیا ہے، ہماری حکومت نے غریبی اور بے روزگاری کو دور کرنے کے لئے جو ترقیاتی منصوبے بنائے ہیں، اس سے بے روزگار نوجوانوں کو فائدہ پہونچے گا اور ان کے اندر کچھ کر گزرنے کا جذبہ بھی ابھرے گا، اس کے علاوہ وزیر اعظم نے جدید ہندوستان کا جو خواب وہاں لوگوں کو دکھلایا ہم لوگوں کی بھی یہی تمنا اور آرزو ہے کہ ہمارا ملک دنیا کی ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں سبقت حاصل کرے اور آنے والی نسلیں ملک کے لئے مفید منصوبوں کو آگے بڑھائیں، مگر یہ اسی وقت ہوگا، جب ہمارے ملک کی برسر اقتدار جماعت اور ان کے رہنما ایک دوسرے کے غم خوار ہوں گے، اور ایک دوسرے کی خوشی و غم میں برابر کے شریک ہوں گے جب اس قسم کے پاکیزہ خیالات سے ہمارے رہنماؤں کے دل معطر ہوں گے تو ملک کا ہر شہری ان کے خیالات سے متاثر ہو کر ایک پلیٹ فارم پر نظر آئے گا، اور ہندوستان خوشحالی کا مثالی نمونہ بن جائے گا، لیکن اس وقت جو زمینی حقیقت ہے اس میں فکر و نظر کا بعد پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے سماجی اقتدار کے تانے بانے بکھرتے جا رہے ہیں، صرف ایک طبقہ کو نشانہ بنا کر ان کے مذہبی امتیازات کو ختم کرنے کے لئے قانون سازی ہو رہی ہے، جس کی وجہ سے وزیر اعظم کی یقین دہانی کے باوجود ملک کا ایک طبقہ خوف و دہشت کے سایے میں زندگی گذار رہا ہے، اس غیر یقینی صورت حال نے سراسیمگی کی کیفیت طاری کر دی ہے، کب اور کس وقت اس کی جان و مال اور عزت و آبرو تار تار ہو جائے کچھ نہیں کہا جا سکتا، حالات اتنے نازک ہو گئے ہیں کہ اب سر راہ چلنا بھی دشوار ہوتا جا رہا ہے، اس لئے جب تک ملک میں امن و سکون اور بھائی چارگی کی خوشگوار فضا قائم نہیں ہوتی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لئے ممکن تدابیر نہیں اختیار کئے جاتے اس وقت تک وزیر اعظم کے نئے بھارت کی تعمیر کا خواب فریب تخیل سے زیادہ اہمیت کے حامل نہیں ہو سکتے، اسی طرح بدعنوانی کے معاملات بھی کم نہیں ہوئے کمزوروں کو تو گرفت میں لے لیا جاتا ہے لیکن اعلیٰ سطح کی بدعنوانی پھل پھول رہی ہے، لوگ بینکوں کو لوٹ کر ملک سے فرار ہو رہے ہیں اور باہر ملکوں کے بینکوں میں کالا دھن جمع کر رہے ہیں۔ فضائی آلودگی بھی اس ملک کا ایک بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے، عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق دنیا کے آلودہ ترین شہروں میں ہندوستان ۱۴ویں نمبر کا شہر ہے جہاں فضائی آلودگی سے ہر سال ہزاروں بچے موت کی آغوش میں ابدی نیند سو جاتے ہیں، یہیں تک بس نہیں ہے بلکہ اس سے عام انسانی صحت بھی متاثر ہو رہی ہے اور لوگ مختلف قسم کے امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں اور پسماندہ طبقات علاج کی گرانی کو برداشت نہیں کر پا رہے ہیں، کیونکہ مہنگائی بھی آسمان چھو رہی ہے، خوردنی اشیاء کی قیمتوں میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے، اور یہ سب کچھ ارباب اقتدار کی غلط پالیسیوں اور بے عملیوں کا نتیجہ ہے، جب تک ملک کے تمام وفاقی ڈھانچے مضبوط اور مستحکم نہیں ہوتے اس وقت تک وزیر اعظم کے نئے بھارت کا خواب آدھا ادھورا ہی رہے گا، اس کے لئے سر جوڑ کر ٹھوس لائحہ عمل بنانے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

یادوں کے چراغ

عالم اسلام کے نامور فقیہ، شیخ محمد مختار سلامی کی رحلت

: مولانا ڈاکٹر بدر الحسن قاسمی کویت

۱۹/اگست ۲۰۱۹ء کو تیونس کے سابق مفتی اعظم بلند پایہ فقیہ اور نامور عالم دین شیخ محمد مختار سلامی اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور ۹۴/سال کی عمر میں انہوں نے اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کر دی، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مختلف سمیناروں، فقہی کانفرنسوں اور کویت، جدہ، مکہ مکرمہ اور دبئ میں منعقد ہونے والی علمی مجلسوں میں شرکت کی وجہ سے مرحوم شیخ سے ایک طرح کا قریبی تعلق پیدا ہو گیا تھا وہ فقہ مالکی پر عبور رکھنے کے ساتھ جدید مسائل کے حل کا بھی خاص ذوق اور سلیقہ رکھتے تھے اور کانفرنسوں میں پوری حاضر دماغی سے شریک ہوتے، مقالات لکھتے اور بحث ومناقشہ میں بھرپور حصہ لیتے تھے، اور مختلف مسائل میں اپنی رائے سے ضرور نوازتے تھے۔

شیخ محمد مختار سلامی اس عہد کی یادگار تھے جس میں نابغہ روزگار ہستیاں تیار ہوتی تھیں اور پرانی نسل کے نامور علماء اپنے فیض صحبت سے اپنے جانشیں تیار کیا کرتے تھے۔

علامہ محمد الطاہر ابن عاشورؒ اور ان کے صاحبزادے شیخ محمد الفاضل ابن عاشورؒ، شیخ محمد مختار سلامی کے خاص اساتذہ میں رہے ہیں عرصہ تک تدریس کے مشغلہ میں رہنے کے بعد ۱۹۸۴ء میں انہیں شیخ محمد الحبیب بلخوجہ کی جگہ پر تیونس کا مفتی عام منتخب کیا گیا تھا چنانچہ وہ ۱۹۹۸ء تک اس منصب پر فائز رہے۔

انہوں نے قیاس، مقاصد شریعت، اجتہاد وتجدید اور اسلام کے سیاسی نظام جیسے موضوعات پر اپنی گرانقدر تصنیفات بھی یادگار چھوڑی ہیں اور عمر کے آخری سالوں میں انہوں نے ''نهج البيان فى تفسير القرآن'' کے نام سے قرآن کریم کی تفسیر لکھی ہے جو چھ جلدوں میں شائع شدہ ہے، اس سے پہلے انہوں نے مازری کی شرح ''التلقین'' کو ایڈٹ کر کے شائع کیا تھا۔ اس کے علاوہ ''الفتاوی الشرعیۃ'' کے نام سے ان کے منتخب فتاوی کا مجموعہ اور اسی طرح ان کے جمعہ کے خطبوں کا مجموعہ بھی لائق مطالعہ ہے۔

شیخ محمد مختار سلامی فقہاء کے درمیان عزت واحترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے اور علم وفضل میں امتیازی حیثیت رکھنے کی وجہ سے اپنے ملک میں ان کو متعدد تمغوں سے نوازا گیا تھا اس کے علاوہ ۲۰۰۱ء میں ''کویت فاؤنڈیشن برائے سائنسی ترقیات'' اور ''اسلامی تنظیم برائے طبی علوم'' کی طرف سے اور ۲۰۰۷ء میں ''اسلامک ڈپلومینٹ بنک جدہ'' کی طرف سے خصوصی انعامات سے بھی نوازا گیا۔

جدہ کی معروف شخصیت اور ''دلة البركه'' کمپنی کے مالک شیخ صالح کامل نے جب اسلامی بینک کاری کے لئے ایک الگ شرعی نگراں بورڈ تشکیل دیا تاکہ اس الزام کو دور کیا جا سکے کہ شرعی بورڈ کے ارکان مالی طور پر چونکہ بینکوں سے جڑے ہوتے ہیں اس لئے ان کی رائے آزاد نہیں ہوتی تاکہ ان کے فتاوی کو طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بنایا جائے اس مقصد سے ''هيئة الرقابة والتصنيف'' کے نام سے ایک آزاد بورڈ قائم کی جائے جو کسی متعین بینک سے جڑا نہ ہو۔

اس کے لئے انہوں نے عالمی فقہ اکیڈمی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبد السلام العبادی، مکہ اکیڈمی کے جنرل سکریٹری شیخ صالح بن زابن المرزوقی، شئون حرمین کے اس وقت کے رئیس شیخ صالح الحصین سوڈان کے ڈاکٹر ابراہیم الضریر اور برصغیر سے ڈاکٹر محمود احمد غازی اور بدر الحسن القاسمی کا انتخاب کیا تھا۔ ڈاکٹر عبد الستار ابو غدہ اور عبد الباری مشعل بھی اس بورڈ میں شامل تھے لیکن جس شخصیت کو اس بورڈ کی سربراہی کے لئے منتخب کیا گیا تھا وہ شیخ محمد مختار السلامی تھے جو اس بورڈ کے صدر تھے۔

اس بورڈ کے اجلاس میں بھی شیخ کی علمی عظمت اور فقہی بصیرت کا نقش لوگوں کے دلوں پر قائم ہوتا رہا گو کہ اسلامی مالیاتی اداروں کی آزاد روی اور عدم دلچسپی کی وجہ سے دو ڈھائی سالوں سے زیادہ اس بورڈ کو کام کرنے کا موقع نہیں ملا۔

۲۰۰۷ء میں کویت کی ''المنظمة الاسلاميه للعلوم الطبية'' (اسلامی تنظیم برائے طبی علوم) کی طرف سے مصر کے دار الحکومت قاہرہ میں ''الهندسة الوراثية'' (جنیٹک انجینئرنگ) کے موضوع پر ایک عالمی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مسلم فقہاء کے ساتھ عیسائی پادری اور یہودی حاخام بھی شریک تھے۔

ایک اسرائیلی خاتون بڑی بے باکی کے ساتھ رحم مادر میں جنین کے نشو ونما اور (D.N.A) جانچ کی حقیقت اور مرد کے مادہ منوی کے عورت کے بیضہ میں داخل ہونے کے بعد ''لقیحه'' کے تیار ہونے کی تفصیلات کو پروجیکٹر کے ذریعہ سے سمجھا رہی تھی تو شیخ محمد مختار سلامی نے اس سے سوال کر دیا کہ یہ بتاؤ کہ ایک مسلمان مرد کا نطفہ یہودی عورت کے بیضہ میں ڈالا جائے یا اس کے رحم میں داخل کیا جائے تو وہ بچہ مسلمان ہوگا یا یہودی؟ اس نے اتنی ہی جرأت وبیباکی سے کہا کہ اول تو اسرائیلی حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ آبادی بڑھے، چاہے جس طریقہ سے ہو۔ دوسرے یہ کہ بچہ کے مسلمان یا یہودی ہونے کا مسئلہ مجھ سے نہیں سامنے بیٹھے یہودی ربّی یا حاخام سے پوچھیے میرا کام فتوی دینا نہیں ہے۔ حاخام نے کہا کہ بیٹی یہ مت کہو ان سے کہو کہ جس طرح آپ کے یہاں فقہاء کی آراء مختلف ہوتی ہیں اسی طرح ہمارے یہاں بھی دونوں طرح کی رائیں ہیں۔

اسی کانفرنس میں ایک اور واقعہ یہ پیش آیا کہ ایرانی صدر کے مشیر اور مشہور ایرانی فقیہ شیخ علی تسخیری نے ایک مختصر مقالہ پڑھا جس میں کہا کہ عورت کے رحم کو اجرت پر لے کر دوسرے مرد وعورت کے مادہ سے تیار ہونے والے ''لقیحه'' کا جنین تیار کیا جا سکتا ہے اس طرح اصل ماں حمل کے بار سے محفوظ رہ سکتی ہے۔

اس پر بھی شیخ محمد مختار سلامی نے اعتراض کیا اور قرآن کریم کی آیت (ان امهاتهم الا اللائى ولدنهم) پڑھی، شیخ تسخیری نے کہا کہ یہ آیت ظہار سے متعلق ہے اس کا اس مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے اس حدیث کا ذکر فرمایا جس میں ''دوسرے کی کھیتی کو سیراب کرنے کی ممانعت آئی ہے'' (لا يسقى احدكم زرع غيره) اس پر بھی تسخیری صاحب بول پڑے کہ ''لقیحه'' تیار ہو جانے کے بعد اس میں ''سیراب'' کرنے کا امکان ہی ختم ہو جاتا ہے۔

پھر میں نے صدر جلسہ سے اجازت لئے بغیر مداخلت کرتے ہوئے عرض کیا کہ قرآن کریم نے (نسائكم حرث لكم) کہا ہے اس لئے کسی غیر کے مادہ کو داخل کیا جائے یا اس سے تیار شدہ پودا دونوں ہی حرام ہوں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ قرآن نے مطلقہ عورت اور اسی طرح وہ عورت جس کا شوہر وفات پا جائے اس کے لئے ''عدت'' رکھی ہے تاکہ ''استبراء حمل'' کا مقصد پورا کیا جائے، لہذا دوسری عورت کا رحم کسی اور کے حمل کو جنین کی شکل دینے کے لئے کرایہ پر حاصل کرنا کسی طرح جائز نہیں ہوگا۔

تسخیری صاحب اس کے بعد بھی حجت کرتے رہے کہ تم اسے ''زنا'' سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اصطلاحی مفہوم میں اس پر ''زنا'' کا اطلاق ہو یا نہ ہو لیکن زنا سے بھی یہ بدتر شکل ہے، اس کی پوری داستان میں کانفرنس کی رپورٹ میں پہلے لکھ چکا ہوں یہاں تو صرف یہ بتلانا مقصود تھا کہ مرحوم شیخ محمد مختار سلامی کانفرنسوں میں بے حد حاضر دماغی سے شریک ہوتے اور کوئی غلط بات ہوتی تو اس پر تنقید کرنے میں اوروں سے پیش پیش ہی رہتے تھے۔

شیخ محمد مختار سلامی کے ساتھ ہمارا ایک یادگار سفر ۱۴۲۸ھ کا موسم حج تھا جس میں سعودی عرب کی وزارت حج کی دعوت پر ہم سبھوں کو حج کی سعادت حاصل ہوئی تھی اور ''ندوة الحج الكبرى'' میں ''حجۃ الوداع کی روشنی میں دینی شعائر کے تہذیبی اثرات'' کے موضوع پر مقالہ پیش کرنے کا بھی موقع ملا۔ اس سفر میں جواں مرگ برخوردار محمد بدر القاسمی بھی میرے ساتھ تھا۔ (بقیہ صفحہ ۱۰/پر)

کتابوں کی دنیا

تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں

القریش ہند

: رضوان احمد ندوی

قدیم زمانے سے ہی خاندانوں، قبیلوں اور برادریوں کی تاریخ وشجرات کو محفوظ رکھنے کی روایت رہی ہے، تاکہ اس کے ذریعہ افراد کی شناخت برقرار رہے، عہد جاہلیت میں اس کو برتری کا معیار سمجھا جاتا تھا، اسلام نے کہا کہ خاندانی وجاہت وشرافت کو تقویٰ وپرہیزگاری کا ہرگز پیمانہ تصور نہ کیا جائے بلکہ اس کو صرف خاندانی تعارف کا حصہ سمجھا جائے، جیسے فلاں آدمی انصاری برادری سے تعلق رکھتا ہے اور فلاں قریشی برادری سے، اسی بنیاد پر بہت سے لوگ اپنے ناموں کے تعارف میں برادری کی نسبت کا لاحقہ جوڑتے ہیں، ہندوستان میں قریشی برادری کی ایک طویل سماجی واقتصادی اور سیاسی تاریخ رہی ہے، جو تاریخ کے ہی دھندلکوں میں چھپی ہوئی تھی، اس کمی کو جناب محمد شریف قریشی ایڈوکیٹ ملت کالونی سیکٹر ۳، پھلواری شریف پٹنہ نے پورا کر دیا۔ پیش نظر کتاب ''القریش ہند'' اس موضوع پر ان کی ایک تاریخی ودستاویزی کتاب ہے، چونکہ لائق مصنف قریشی برادری سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ان کی اس کاوش میں محنت وتجربہ کے ساتھ جذبے کی بھی فراوانی ہے، حدیث دیگراں میں اظہار ذات کا عنصر بھی ان میں ضرورت سے زیادہ نمایاں ہے، لیکن یہ کتاب اپنے مفید معلومات کے لحاظ سے ہر پڑھے لکھے شخص کے مطالعہ کے لائق ہے، اس کتاب میں مصنف نے دلائل وشواہد سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندوستان کے برادران قریش کسی غیر مسلم کے تبدیل شدہ برادری نہیں ہیں بلکہ یہاں کے قریشی دراصل عربی النسل ہیں جب عرب وہند کے تجارتی تعلقات وروابط بڑھے تو ہندوستان آنے والے قافلوں میں قبیلہ قریش کے لوگوں کی معتد بہ تعداد ہوا کرتی تھی، جو ساحلی علاقے میں فروکش ہوتے رہے، پھر جب محمد بن قاسم نے ۷۱۲ء میں سندھ پر حملہ کیا تو ان کی فوج میں زیادہ تر قریشی برادری کے لوگ شامل تھے، بلکہ خود محمد بن قاسم قریشی تھے، جب انہوں نے باضابطہ طور پر سندھ کے علاقوں میں اپنی حکومت قائم کی تو وہاں برادران قریش کو آباد کیا جو لاہور، کراچی، ہریانہ اور دہلی کے مختلف علاقوں میں پھیلے، پھر مختلف ادوار میں قریشیوں کا بول بالا ہوتا رہا، اورنگ زیب عالمگیر کے عہد حکومت میں شیخ زین الدین نواب داؤد علی قریشی نے غیر منقسم بہار کے ایک جنگی مہم میں کامیابی حاصل کی چنانچہ ان کے مفتوحہ علاقوں میں قریشی برادری بڑی تعداد میں آباد ہونے لگے، اسی طرح میسور کے والی سلطان حیدر علی اور فتح علی عرف ٹیپو سلطان شہید جیسے جانباز بھی قریشی برادری سے تعلق رکھتے تھے، مصنف کتاب نے تاریخی شواہد کی بنیاد پر یہ بھی ثابت کیا کہ ماضی میں ہندوستان میں کئی جگہوں پر قریشیوں نے بے مثال اور کامیاب حکومت کی، مباحث کے دوران جمعیۃ القریش ہند کے قیام کے اسباب ومحرکات اور بہار وجھارکھند کے علاوہ چند بیرونی ریاستوں کے قریشی برادران کے حالات وکمالات کا بھی تذکرہ کیا، اس لحاظ سے یہ کتاب قریشی برادری کی مختصر تاریخ اور اس کے کارناموں کی سرگذشت ہے، جس میں بہت سی تاریخی روایات قابل غور اور تحقیق طلب ہیں، ۳۲۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ۱۸۲ صفحات اردو زبان میں ہیں، جبکہ ۱۸۳ صفحہ سے ۳۲۰ تک انگریزی زبان میں ہے جس میں قریشی برادری کے خاندانی پیشہ سے متعلق مقدمات کی تفصیلات ہیں، کتاب حسن طباعت کا اعلیٰ نمونہ جاذب نظر اور بامعنی سرورق سے آراستہ ہے تاہم کتاب کا نام مجھے کچھ بے جوڑ سا معلوم ہوتا ہے، القریش ہند کی نحوی وفنی ترکیب میں عقل وادراک حیران ہے، اس کے بالمقابل قریش الھند، یا ہندوستان کے قریشی برادری کی تاریخ وغیرہ نام رکھنے میں نہ ثقالت ہے اور نہ ہی کوئی دشواری اسی طرح کتاب میں فہرست مضامین کی ضرورت تھی مجھے اس کی کمی محسوس ہوئی، تاہم یہ کتاب اپنے موضوع اور مقصد کے اعتبار سے ایک اہم تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے، خواہش مند حضرات ۳۰۰ روپے بھیج کر بک امپوریم سبزی باغ پٹنہ نمبر ۴ سے طلب کر سکتے ہیں، یا براہ راست مصنف کتاب جناب محمد شریف قریشی صاحب کے موبائل نمبر 9431496545 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

ہجرت نبوی اور یوم عاشورہ

مولانا انیس الرحمٰن قاسمی ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ

نیک ارادوں اور تمناؤں کے ساتھ اللہ کے لیے اپنے گھر کو چھوڑ کر ہجرت کرنا اور مال و دولت اور خاندان والوں کی پرواہ نہ کر کے دور چلا جانا بڑی نیکی ہے۔ اس کی اہمیت بتاتے ہوئے اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے: "وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيْرًا وَسَعَةً" (سورة النساء: ۱۰۰)

(ترجمہ) جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا، وہ زمین میں پناہ لینے کے لیے بہت جگہ اور بسر اوقات کے لیے بڑی گنجائش پائے گا۔"

اللہ کے دین کو پھیلانے اور حق بات اللہ کے بندوں تک پہنچانے کا حکم ہے جب اللہ جل شانہ نے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری انسانیت کو دین حق پہنچانے کی ذمہ داری دی اور یہ اعلان کرنے کا حکم دیا: "قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا" (سورة الأعراف: ۱۵۸) "آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگوں! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

مگر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین حق کا اعلان کیا تو سب سے زیادہ مخالفت آپ کی قوم نے کی، انہوں نے نہ صرف آپ کی مخالفت کی، بلکہ اذیت دی اور قتل کے درپے ہوئے، یہاں تک کہ جب انہوں نے دین حق قبول نہیں کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے طائف تشریف لے گئے، مگر مکہ سے زیادہ تکلیف طائف والوں نے پہنچائی، انہوں نے آپ کو پتھر مار کر لہولہان کیا، مگر اس حالت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے سے خون پوچھتے تھے اور ان کے لیے دعا کرتے ہوئے کہتے تھے: "اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرما؛ کیوں کہ وہ نہیں جانتے ہیں۔" (بخاری شریف)

ان حالات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سال مکہ میں گزارے یہاں تک کہ جب ظلم و زیادتی بڑھ گئی اور مشرکین مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے درپے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ مدینہ ہجرت کر گئے اور اپنے گھر بار اور خاندان کی فکر نہیں کی بلکہ سب کچھ چھوڑ دیا مگر اللہ کے دین کو بلند کرنا نہ چھوڑا یہی وہ واقعہ ہے جس نے اسلام کو قوت عطا کی، فروغ دیا اور اس کے بعد اسلام پھیلنا شروع ہوا یہاں تک کہ دنیا میں پھیل گیا۔ واقعہ ھجرت کی اہمیت کی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ ثانی امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروقؓ نے ۱۷ھ میں ہجری کیلنڈر جاری کر کے اسلامی تاریخ کی ابتداء ہجرت کے واقعہ سے کی اور ماہ محرم سے سال کو شروع کیا اسی مہینہ کے دس تاریخ کو یوم عاشورہ محرم کہتے ہیں۔ احادیث مبارکہ میں ماہ محرم کے ابتدائی دس دنوں کی بڑی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔ بعض احادیث میں آتا ہے کہ اس ماہ کے پہلے عشرہ میں کی جانے والی عبادتیں رمضان المبارک میں کی جانے والی عبادتوں کی طرح ہیں۔ جو شخص اس پورے عشرہ کا روزہ رکھے تو بہت اچھا ورنہ نویں اور دسویں تاریخ کو روزہ رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں مجھے امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ ایک سال کے پہلے کے گناہ معاف کر دے گا۔" (سنن الترمذی)

عاشورہ کا روزہ بنی اسرائیل (یہود) پر واجب تھا، اسی دن اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات دی تھی اور فرعون کو اس کی پوری فوج کے ساتھ دریا میں غرق کر دیا تھا؛ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں یوم عاشورہ کا خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا، مگر جب رمضان المبارک کا روزہ فرض کر دیا گیا تو عاشورہ کا روزہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کر دیا اور فرمایا کہ جو چاہے اس دن کا روزہ رکھے اور جو چاہے اس کو چھوڑ دے۔ (صحیح البخاری)

یوم عاشورہ کو اپنے اہل و عیال کو مقدور بھر اچھے سے اچھا کھانا کھلانے کی ترغیب آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "جو شخص عاشورہ کے دن اپنے اہل و عیال کے لیے دسترخوان وسیع کرتا ہے، اللہ اس کو سال بھر وسعت دیں گے"۔ (شعب الإیمان)

اسی مہینہ کی دسویں تاریخ میں کربلا کے میدان میں حضرت حسینؓ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا تھا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں، دین کے دفاع اور حفاظت میں پیش پیش رہے، کبھی کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کی، نہ کسی کو تکلیف دی، نہ کسی کو بھوکا رکھا، مگر جب آپ نے یہ محسوس کیا کہ حضرت معاویہؓ کے بعد خلافت کا دعوے دار ایک ایسا شخص ہے، جو دین اسلام کو اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نہیں باقی رکھ رہا ہے، جیسا کہ ہونا چاہیے تو آپ نے گوارہ نہیں کیا کہ اسلام کی شکل و صورت کو مسخ ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور خاموش رہ جائیں، ان کا قلب ایمان کے نور سے منور تھا اور اعلاء کلمۃ الحق کا جذبہ موجزن تھا؛ اس لیے حضرت حسینؓ نے حق کے لیے اپنی جان دینا تو گوارہ کیا، مگر باطل کے آگے سرنگوں نہ ہوئے؛ بلکہ جب باطل نے للکارا تو مقابلے کے لیے نکلے اور اپنے آپ کو اور اپنے احباب واعزہ عورتوں اور بچوں کو راہ حق میں قربان کر کے اس بات کی تعلیم دی کہ ہم زندہ رہیں تو خدا کے لیے اور جب جان دیں تو اسی کی راہ میں۔

حضرت حسین نے ذلت کی زندگی پر عزت کی موت کو ترجیح دی اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک روشن تاریخ اور ایک عظیم اسوہ چھوڑ گئے۔ آج بھی یہ واقعہ ہمیں پیغام دیتا ہے کہ چاہے ہمیں بڑی بڑی مصیبتوں کو برداشت کرنا پڑے اور عرصۂ حیات تنگ پڑ جائے، مگر ہمیں نہ تو مداہنت سے کام لینا چاہیے اور نہ ہی ذلت کی زندگی کو قبول کرنے کے لیے راضی ہونا چاہیے؛ بلکہ اس بات کا عہد کرنا چاہیے کہ حق کے لیے جدوجہد کرتے رہیں گے اور دین کی حفاظت اور ملت کی باعزت زندگی کے لیے اگر مال اور جان کی قربانی دینی پڑے تو اس سے بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے؛ اس لیے کہ موت کا ایک دن معین ہے، وہ بہرحال آ کر رہے گی، دنیا کی کوئی طاقت اسے ٹال نہیں سکتی۔

اس لیے ہمیں عزم و ہمت کے ساتھ حق کی آواز بلند کرنے اور جان و مال کی قربانی دینے کا حوصلہ ہمیشہ رکھنا چاہیے، ہمارے لیے اس کا ایک پیغام یہ بھی ہے کہ ہم کسی پر ظلم نہ کریں اور دین کی سربلندی، اس کی حفاظت اور اس کو اصل شکل میں باقی رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔

مگر افسوس ہے کہ حضرت حسینؓ جس کام کے لیے نکلے تھے، آج ہندستان میں اس کے بالکل برعکس انہی کا تعزیہ بنا کر دین کو مسخ کیا جا رہا ہے۔ یوم عاشورہ میں ڈھول، باجہ، ناچ گانے اور زنجیری ماتم علم و تابوت وغیرہ کے غلط طریقے رائج کئے گئے ہیں، صحیح نہیں ہے۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت حسینؓ کی یاد اس طرح منانا کہ ڈھول اور تاشے بجائے جائیں، شراب اور مسکرات پی کر محرمات اور ناجائز امور کا ارتکاب کیا جائے، کسی طرح جائز نہیں ہے، یہ دین اسلام کے بالکل منافی عمل ہے؛ اس لیے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

حضرت ابراہیم کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر اپنے بیٹے ابراہیم کے پاس تشریف لائے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم کو اپنے گود میں لیا اور رونے لگے۔ آپ سے عبدالرحمٰنؓ نے کہا کہ آپ روتے ہیں حالاں کہ آپ نے رونے سے منع فرما دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "میں نے دو احمق فاجر آواز سے منع کیا تھا، ایک مصیبت کے وقت چہرہ نوچ کر اور گریبان پھاڑ کر رونے سے، دوسرا شیطان کی طرح بلک بلک کر رونے سے۔ (ترمذی شریف)

حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ان کی حیات میں ہوئی تھی، مگر انہوں نے کبھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ماتم نہیں کیا؛ اس لیے حضرت حسین کی محبت میں دین کو مسخ کرنا اور شیطان کی اتباع کرنا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ آج حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت اور آپ کا علم و تفقہ اور تقویٰ و دین داری کو بیان کرنے کی ضرورت ہے، نہ کہ اس کو محو کر کے دین کو مسخ کرنے کی۔ اللہ ہم سب کو صحیح راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی اتباع کی توفیق دے۔ (آمین)

مولانا عبیداللہ سندھی کے نظریات

اسجد نواز

مولانا عبیداللہ سندھی شاہ ولی اللہ کے چراغ سے روشن، شیخ الہند مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا سے تربیت یافتہ دیوبند کے نظام تعلیم کا بہترین پھل تھے، اسلام کے شیدائی، انقلاب کے مبلغ، متحدہ قومیت کے پرستار، سامراجی قوتوں کے حریف تھے، ان میں ایک انقلابی روح کارفرما تھی، جو جمال الدین افغانی کو نصیب ہوتی تھی، وہ ہمارے عہد کے سب سے بڑے سوشلسٹ تھے، آپ نے ایک سکھ خاندان میں جنم لیا تھا، قبول اسلام کے بعد ملت کی جلیل القدر ہستیوں میں شمار کئے گئے، ان کے مشرف بہ اسلام ہونے کی دو وجوہ تھیں ایک اسلامی وحدت کا تصور جہاں خالق کی وحدت کے ساتھ خلقت کی وحدت بھی ہے، دوسرا سبب تعلیمات اسلامی جہاد کی اہمیت، جہاد صرف تلوار سے ہی نہیں بلکہ قلم سے بھی، زبان سے بھی، حرکت و حرارت سے بھی، حق کی تلقین کے لئے، فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے، حقوق انسانی کے لئے جدوجہد کا نام جہاد ہے۔ عمل صالح کا نام جہاد ہے۔ شر سے خیر کا سفر جہاد ہے۔ غلامی کا طوق گلہ سے نکال پھینکنے کا نام جہاد ہے، اسلام کی وہ تعلیم جو ٹھٹھرے ہوئے سینوں میں اخوت کی آگ بھڑکاتی ہے، مولانا کو کشاں کشاں، اسلام کی طرف کھینچ لائی۔

مولانا کی نظر ملت کے سماجی و معاشی حالات کی سدھار کی طرف جمی رہی جو غربت و جہالت دور کئے بغیر ممکن نہیں تھی، ۱۹/ویں صدر کارل مارکس کا عہد سمجھا جاتا ہے، جس کی اشتراکی تحریک نے ہر جگہ ایک تہلکہ مچا رکھا تھا، اس کے نظریہ سے سرمایہ داری نظام کا خاتمہ تھا، معیشت کے اس نے یہ اصول تراشے کہ زمین اس کی جو کاشت کاری کرے، یہ نظام غریبوں، مزدوروں، لاچاروں کے لئے مژدہ جانفزا، مگر امیروں، رئیسوں و سرمایہ داروں کے لئے پیام اجل، طبقاتی کشمکش کا واحد علاج اور دولت کی مناسب تقسیم کا دعویدار، یہ نظام مولانا کو بہت پسند آیا اور اس کو مسلمانوں کے لئے بہت موزوں سمجھا، اس میں ایک ہی نقص تھا، مذہب سے دوری اور لادینی، شریعت سے بیزارگی، اس دنیا سے الفت اور اس دنیا سے غفلت، اگر مذہب کو اشتراکیت سے جوڑ دیا جائے تو وہ کمیونزم بن جائے گا، مولانا ایسے نظام کی تائید میں تھے۔

مولانا ازحد ذکی، جفاکش، غیور اور عزم راسخ مزاج کے تھے، انہیں ۱۹۱۲ء میں دیوبند تحریک کو دہلی میں فروغ دینے کی ذمہ داری سونپ دی گئی، یہاں آپ وقار الملک سے ملے جو علی گڈھ تحریک کے حامی تھے، مولانا دیوبند تحریک کے حامی تھے اور چاہتے تھے کہ علی گڑھ کے ندرت وجدت کا دیوبندی اسلامی جذبے کے ساتھ امتزاج ہو، مولانا کیمبرج اور الازہر کا سنگم دیکھنا چاہتے تھے، وہ دہلی میں ڈاکٹر انصاری جیسے رہنماؤں سے ملتے رہے، مولانا محمود الحسن نے ایک اہم قدم اٹھایا، مولانا سندھی کو کابل بھیجا تاکہ وہاں آزادی کی ایک نئی آگ لگا دیں، افغانوں کو انگریزوں کے خلاف اکسائیں، پہلی عالمی جنگ جاری تھی، برطانوی سامراجیت لڑکھڑانے لگی، ترکی انگریزوں کے خلاف برسرپیکار تھا، مولانا سندھی نے کابل میں آزاد ہندوستان کی حکومت کا اعلان کر دیا یہ ایک بڑی ہمت وحوصلہ کا انقلابی قدم تھا، علماء کرام کے جوش حریت کا نمونہ تھا، سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید کے نقش قدم پر چل کر ملک وملت پر ایثار و قربانی کا ظہار تھا، انگریزوں کو امریکی تائید مل گئی، وہ جنگ جیت گئے، ہندوستان کی آزادی کا مسئلہ دوسری عالمی جنگ کا منتظر رہا۔ مولانا سندھی مایوس نہ ہوئے، روس میں انقلاب آ رہا تھا، نئی اشتراکی حکومت تشکیل پا رہی تھی، مولانا نے ۱۹۲۰ء میں روس کا دورہ کیا، مارکسی نظام انہیں بہت پسند آیا، یہ اس پر فریفتہ ہو گئے، انہیں چودہ سو سال کے بعد اسلامی مساوات واخوت کا نادر نمونہ یہاں نظر آنے لگا۔ (بقیہ صفحہ ۱۰ پر)

حالات سے مایوس نہ ہوں

مولانا نثاراحمد حصیرالقاسمی

انسان اپنی زندگی میں مختلف نشیب وفراز اورطرح طرح کے حالات سے دوچار ہوتا ہے،کبھی غم واندوہ کا سایہ ہوتا ہےتو کبھی مسرت وشادمانی کا دوردورہ، حالات ایک جیسے نہیں رہتے ،اس میں ہمیشہ اُتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے، ہرانسان کورنج بھی ہوتا ہےاورخوشی بھی،اسی طرح سماجی وملکی حالات میں بھی اُتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے، جوکسی قوم کے لیے یا تو فرحت بخش ہوتا ہے یا کسی کے لیے تکلیف دہ، جب حالات نامساعدواذیت ناک ہوتے ہیں تو انسان مضطرب بےچین ہوجاتا ہےاورزندگی کی گاڑی کورواں دواں رکھنا اس کے لیے دشوار ہو جاتا ہے؛اسی لیےاس اضطراب وبےچینی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیےاللہ پرایمان نہ رکھنے والےطرح طرح کے وسائل اختیار کرتے اورمحرمات کا سہارا لیتے ہیں،جس سے انہیں راحت ملنے کے بجائے اس تپش میں اوربھی اضافہ ہوجاتا ہے، وہ زندگی سے مایوس ہوجاتے ہیں اوربسا اوقات اس یاس وقنوطیت میں اپنی زندگی ہی کا خاتمہ کر بیٹھتے ہیں۔مگراللہ پرایمان ویقین رکھنے والے مسلمان حالات سے مایوس نہیں ہوتے، وہ اپنے خلاف اٹھنے والےطوفانوں سے پست ہمت اورٹوٹ نہیں جاتے ، بلکہ حالات خواہ کتنے ہی مایوس کن اور جان لیوا کیوں نہ ہوں ان میں امید کی کرن موجود ہوتی ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ اس دنیا کی کسی چیز کے اندر ثبات وپائیداری اوردوام نہیں ؛ بلکہ اسے ایک نہ ایک دن ضرورختم ہونا ہے، نہ یہاں کی خوشی دائمی ہے نہ غم، نہ یہاں کا اقتدار وحاکمیت دائمی ہے نہ محکومیت ؛ بلکہ ایک نہ ایک دن اس میں تبدیلی ضرورآتی ہے،مسلمان حالات سے متاثر ہوکر مایوس نہیں ہوتا؛ کیوں کہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا ماویٰ وملجا اللہ ہے، وہ اللہ ہی سے لولگاتا ہے کہ وہی حالات کوموافق ومخالف بنانے والے ہیں، اس لیے مومن ہرحال میں اللہ ہی کی طرف نگاہ کرتا ہے، مایوسی کا شکارتو وہی ہوتا ہے جس کا اللہ پر اعتماد وبھروسہ نہیں ہوتا اور وہ کفروشرک میں مبتلا ہوتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:**انہ لاییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون** ''یقیناًرب کی رحمت سے ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔''(یوسف:87)**ومن یقنط من رحمۃ ربہ الا الضالون** ''اپنے رب کی رحمت سے ناامید تو صرف گم راہ اور بھکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔''(الحجر:56)

واقعہ یہ ہے کہ جس کا ایمان پختہ اورکامل ومکمل ہوگا اوروہ سچا مومن ہوگا وہ کبھی مایوس نہیں ہوگا اور مایوسی اسکے دل ودماغ کو اپنا اسیر نہیں بنائے گی، بلکہ وہ ہمیشہ امید وبیم کی حالت میں زندگی بسر کرے گا، اپنے پروردگار سے اسے حسن ظن ہوگا اوروہ یقین رکھے گا کہ ہرتنگی کے بعد آسانی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے فرمایا:**ان مع العسر یسرا**(لنشرح:٦) ''ہرتنگی کے ساتھ آسانی ہے''**سیجعل اللہ بعد عسر یسرا**(الطلاق:٧)''اللہ عنقریب تنگی کے بعد آسانی پیدا کرے گا''

بلاشبہ جب مایوسی دلوں میں جکڑ لیتی، دل تنگ ہونے لگتا، ناگواریاں پریشانیاں، مصائب ومشکلات کے پہاڑ ٹوٹنے لگتے ہیں، اسے دورکرنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی ،اور بظاہران مصائب وآلام کا ازالہ اوران حالات کی تبدیلی ناممکن ومحال نظرآنے لگتی ہے اوراس سے نکلنے کی انسانی ساری تدبیریں ناکام ہوجاتی ہیں اوردشمنان اسلام کے مظالم وبربریت کا ننگا ناچ ہونے لگتا ہے،اوروہ کھلم کھلا مسلمانوں کونیست ونابود کرنے پرتل جاتے ہیں،خون کی ہولی کھیلنے لگتے ،ان کے اسلامی تشخص کومٹانے لگتے ،ان کے مذہبی قوانین کوتبدیل کرنے لگتے اورانہیں اسلام سے ہٹا کر دوسری شیطانی راہوں پرڈالنے کی کوشش کی جانے لگتی ہے،تو مسلمان اگر واقعی مسلمان ہوں اللہ سے رشتہ قائم رکھنے والے اوران کے حکموں کو ماننے والے ہوں اوران کا مکمل بھروسہ پروردگار عالم پر ہوتواس گھٹاٹوپ اندھیرے اوراس بحرظلمات میں بھی اللہ کی مدد آتی ہےاوراللہ کا بنایا ہوااس دنیا کا نظام بھی ہے کہ جب کوئی چیزاپنی انتہا کوپہنچ جاتی ہےتو پھراس کا زوال لازمی ہے،مظالم جب اپنی انتہا کوپہنچ جائےتو لازمی طور پراس کا زورٹوٹتا ہےاور جوغم واندوہ میں ڈوبے ہوئے ہوتے اورمصائب ومظالم کا تختہ مشق بنے ہوتے ہیں ان کے لئے نجات کی راہ نکل آتی ہے،ایک نئی صبح طلوع ہوتی ہے جو بہتر دن کے نوید لے کر آتی ہے۔

ہمیں یقین رکھنا چاہئے کہ مسلمان آج اپنے اس وطن کے اندر جسے انہوں نے اپنے خون جگر سے سینچا اوراس کی تعمیر میں کسی بھی دوسری قوم سے بڑھ کر اپنا حصہ ادا کیا، اوراسے غاصبوں کے چنگل سے آزادی دلائی اوراس کی آبروکی پاسبانی کی ہے، آج پریشان کن حالات سے دوچار ہیں، اس وطن عزیز کی عزت وآبرو کا سودا کرنے والے اقتدار پر ہیں اوروہ مسلمانوں کا جینا دوبھر کئے ہوئے ہیں، وہ اسلام کو مٹانے کے درپے ہیں،مسلمان دردوالم اورغم واندوہ سے نڈھال ہیں،انہیں ظلم وبربریت کا شکار بنایا جارہا ہے،مظلوموں کوگرفتار کیا جارہا ہےاورظالم دہشت گردوں کوآزاد چھوڑا جارہا ہےاوران کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے،مسلمان بے بس نظرآرہے ہیں کہ انہوں نے اب تک اپنا مشن اوراپنا مقصد مفاد پرستی کو بنائے رکھا اوراپنی دنیا سنوارنے میں جی رہے ہیں،انہیں امت کی اوردین وایمان کی حفاظت کی فکرکم اوراپنی تجوریاں بھرنے کی فکرزیادہ ہے۔

آج مسلمانوں کے لیے ملک میں نجات کے اوراپنے دین وایمان اوراحکام خداوندی کی حفاظت وپاس داری اوراس پرعمل پیرا رہنے کے سارے راستے بند نظرآرہے ہیں، انہیں مایوسی کا شکار بنانے، ان کی ہمتیں پست کرنے اوران کے حوصلوں کوتوڑنے اورفنا کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں،جس سے متاثر ہوکر مسلمان مایوسی کا شکار ہورہے ہیں اورآنے والا دن انہیں نہایت تاریک وبھیانک نظر آرہا ہے، زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ نظرآرہی ہے۔

مگران سارے حالات کے باوجود اگرہم سچے مسلمان ہیں تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید رکھنی چاہیے، ہمیں پست ہمت نہیں ہونا چاہیے، بلکہ یقین رکھنا چاہیے کہ حالات بدل سکتے ،طوفان تھم سکتا اور ہمارے موافق بن سکتا ہے،شرط صرف یہ ہے کہ ہم حالات سے مایوس نہ ہوں، پست ہمت نہ ہوں ،اپنے اندر حوصلہ جواں رکھیں اوراللہ کی طرف رجوع ہوں، اسی سے مدد طلب کریں اور حالات سے نبردآزما ہونے کے لیے عملی اقدامات وتدبیریں کریں، ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہ رہیں، اللہ تعالیٰ نے ان حالات ، بلکہ اس سے بھی بدتر حالات سے نجات کی خوش خبری دی ہے، **قل اللہ ینجیکم منہاومن کل کرب** :''آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی تم کوان سے نجات دے گا ہرغم سے۔''(انعام:64)دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **الیس اللہ بکاف عبدہ ویخوفونک بالذین من دونہ ومن یضلل اللہ فمالہ من ھاد** ''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟ یہ لوگ آپ کو اللہ کے سوا اوروں سے ڈرا رہے ہیں اور جسے اللہ گم راہ کردے اس کی راہ نمائی کرنے والا کوئی نہیں۔''(الزمر:36)

موجودہ حالات میں مسلمانوں کی اوّلین ذمہ داری ہے کہ ظاہری اسباب اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ کے سامنے گڑگڑائیں، اللہ کوراضی کرنے کی کوشش کریں اوریقین رکھیں کہ ہررنج والم کے بعد خوشی ومسرت اور ہر تنگی کے بعد آسانی وکشادگی ہے، حالات یکساں نہیں رہتے ؛ بلکہ یہ محالات میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:**امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض ااِلہ مع اللہ قلیلا ماتذکرون** ''بےکس کی پکار کو، جب کہ وہ پکارے، کون قبول کرکے سختی کو دور کردیتا ہے؟ اورتمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو۔'' (النمل:62)

خوب الحاح وزاری کے ساتھ حالات کی تبدیلی کی اللہ سے دعا کریں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ خوب گڑگڑانے والے اورالحاح کے ساتھ مانگنے والے بندے کو پسند کرتا ہےاورساتھ ہی ساتھ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں، ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ سچے مسلمان اورمؤمن کامل کی نگاہ میں دنیا کی کوئی حقیقت نہیں اورنہ اس کی کوئی قدر وقیمت ہے، اس دنیا سے تو گذر ہی جانا ہے، ہماری نگاہ اس دنیا کے مالک پر ہونی چاہیے، جو بادشاہوں کا بادشاہ اورسلطانوں کا سلطان ہے، وہی سارے انسانوں کا رب اور ہرچیز پر قدرت رکھنے والا قادر مطلق ہے، جوچشم زدن میں کایا پلٹ دیتا ہے؛ کیوں کہ اس کا معاملہ تو بس یہ ہے:**انماامرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون** ''وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہےتو اسے اتنا فرمادینا کافی ہوتا ہے کہ ہوجا تو وہ اسی وقت ہوجاتی ہے۔''(یٰسین:82)اس لیے مؤمن کے لیے سب سے بڑا ہتھیار یہ ہے کہ وہ اللہ سے دعا کرے اور دعا کرنے سے پہلے اپنے آپ کواس قابل بنائے کہ اس کی دعا قبول ہوسکے، دعاؤں کی قبولیت کی جوشرطیں ہیں ان کی پابندی کرے، اپنا کھانا پینا، لباس وپوشاک اور رہن سہن حلال وپاک بنائے ، حلال پر اکتفا کرے اور حرام سے توبہ کرلے؛ اگرہم نے حرام خوری اور دولت مند بننے ہی کے مقصد سے سرگرمی انجام دی ہیں تو اس سے دست کش ہوجائیں، قلیل پر اکتفا کریں، جوکہ حلال ہو،حرام راستے سے لائے ہوئے مال کے ذریعہ عیش وعشرت کی جوزندگی حاصل ہوئی ہے اسے ترک کرکے اپنے زندگی کوصحیح ڈگر پر لائیں۔

''پھرایسے کیوں نہ ہوا کہ وہ جھک جاتے (اپنے رب کے حضور عاجزی کرتے)جب کہ آ پہنچا تھا ان کے پاس ہمارا عذاب، مگرسخت ہوگئے ان کے دل اور خوش نما بنادیے شیطان نے ان کے لیے ان کے وہی کام جو وہ کرتے آرہے تھے، پھرجب بھلا(کرپس پشت ڈال) دیا انہوں نے اس نصیحت کو جوان کو کی گئی تھی، تو ہم نے ان پرکھول دیے دروازے ہرچیز کے، یہاں تک کہ جب وہ خوب مگن ہوگئے ،ان چیزوں میں جوان کو دی گئی تھیں تو ہم نے اچانک ان کوایسا پکڑا کہ کٹ کررہ گئیں ان کی سب امیدیں، سوجڑ کاٹ کررکھ دی گئی ان لوگوں کی جواڑے ہوئے تھے اپنے ظلم (وعدوان) پراورسب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، جو پروردگار ہے سب جہانوں کا''۔(انعام:45-43)

حضرت ابودرداء سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:''میں ساری مخلوق کا معبود ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں بادشاہوں (حکم رانوں) کا مالک اور سلطانوں کا سلطان ہوں، حکم رانوں کے دل میرے قبضہ میں ہیں، جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو بادشاہوں کے دل رحمت ومہربانی کے ساتھ ان کی طرف پھیر دیتا ہوں اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو بادشاہوں کے دلوں کو ناراضگی وغضب اورسختی کی طرف مائل کردیتا ہوں، جس کی وجہ سے وہ رعایا کو سخت عذاب چکھاتے ہیں تو اے بندو! تم حکم رانوں کے لیے بددعا کرنے میں اپنے آپ کو مشغول مت کرو؛ بلکہ مجھے یاد کرنے میں لگ جاؤ اور میری طرف رجوع ہوکر، میرے سامنے گڑگڑاؤ، میں تمہارے لیے کافی ہو جاؤں گا۔''(رواہ ابونعیم فی الحلیۃ)

ہمیں اللہ ہی کی طرف ان حالات میں رجوع ہونا چاہیے اور یقین کرنا چاہیے کہ جو آگ کوگل گلزار بنا سکتا اور تنگ وتاریک کنویں میں یوسف کی حفاظت کرکے اسے بادشاہت کی کرسی تک پہنچا سکتا ہے کیا وہ ہمارے حالات کو بدل نہیں سکتا ہے؟ ضرور بدل سکتا ہے، بشرطیکہ ہم اپنے اندر پختہ ایمان پیدا کریں، اسی پر بھروسہ کریں، حرام سے بچیں اور حلال پر اکتفا کریں، نام ونمود اور دنیا داری سے توبہ کریں، دنیا سنوارنے کے بجائے آخرت سنوارنے کی فکر کریں اوراپنے اندر اخلاص پیدا کریں اور مایوسی کو اپنے اندر سے نکال دیں اور امید وحوصلہ کے ساتھ جینا سیکھیں۔

این آر سی سے مسائل سلجھیں گے یا اور الجھ جائیں گے؟

سدیپ چکرورتی (روزنامہ ہندوستان ۳۰/ اگست ۲۰۱۹ء) ترجمہ: سید محمد عادل فریدی

کل یعنی سنیچر کو آسام میں قومی شہریت رجسٹر (این آر سی) کی فائنل لسٹ جاری ہونے کے بعد آخر کیا ہوگا؟ یہاں پہلے سے ہی بے اعتمادی اور عدم اطمینان کی آگ بھڑک رہی ہے کہ آخر آسام کا قانونی باشندہ کون ہے؟ اور کسے غیر قانونی تارک وطن کی شکل میں یہاں سے باہر کیا جائے گا؟ آسام کے شہری حصہ میں اور بڑے پیمانے پر دیہی علاقے میں ویری فکیشن اور شمار کے مرحلہ میں ہونے والی بدعنوانی کے درمیان ملک کے کچھ سابق آرمی اور نیم فوجی دستوں کے سابق افسروں اور رٹائر ملازمین کے معاملے بطور مثال ہمارے سامنے ہیں، جنہیں غیر قانونی تارک وطن مانا جارہا ہے، ایسے لوگوں کی کل تعداد اب تک ایک لاکھ کی تعداد سے متجاوز ہوچکی ہے۔

ایسے زیادہ تر مسلمان تارکین وطن کے لیے انگلی عام طور پر بنگلہ دیش کی طرف اٹھائی جاتی رہی ہے۔ جب کہ ۱۹۷۱ء میں اپنے قیام کے وقت سے ہی وہ اس طرح کے گھس پیٹھ کا مضبوطی سے انکار کرتا رہا ہے۔ اسی درمیان کچھ حلقوں میں تحفظ کو لے کر تشویش ظاہر کی جارہی ہے، آخر جو بے دخل کیے جائیں گے، وہ کریں گے کیا؟ کیا بنگلہ دیش انہیں واپس لے لے گا؟ کیا کچھ لوگ انڈر گراؤنڈ (روپوش) ہوجائیں گے؟ جیسا کہ وہ پہلے سے تھے، یا انتہا پسندوں کی جماعت میں شامل ہوجائیں گے؟ یہ تشویش محض خیالی نہیں ہے، ذات و برادری کے اعتبار سے خالص ہونے کی آسام کی مہم دراصل شناخت، زبان اور مذہب کی پرتشدد سیاست سے جڑی ہوئی ہے۔ جس کی شروعات ۱۹۶۰ء کی دہائی میں ہوئی، آسامی شناخت کا تحفظ اور غیر قانونی تارکین وطن کا اخراج ۲۰۱۶ء کے اسمبلی الیکشن اور ۲۰۱۹ء کے لوک سبھا الیکشن میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی شاندار انتخابی کامیابی کی بنیاد تھی، این آر سی اسی سمت میں آگے بڑھنے کی ایک کوشش ہے۔

بے شک آسام کا انتظامی عملہ اور مرکزی حکومت دونوں وعدوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ این آر سی کی کارروائی کی وجہ سے ہو رہے پرتشدد واقعات پر لگام لگانے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، لیکن پورے ملک کے ردعمل پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہوگی۔ کیوں کہ بنگلہ دیش کو ہندوستان زمینی سیاست میں اپنا دوست قرار دیتا ہے، اس پڑوسی ملک کے ساتھ ہندوستان کی چار ہزار کیلومیٹر لمبی سرحد ملتی ہے، جو مغربی بنگال، آسام، میگھالیہ، تریپورہ، اور میزورم تک پھیلی ہے۔ یہ سرحد کچھ مقامات پر ندی میں ہے، اور اس پر باڑ بنانا ناممکن ہے۔ ویسے جہاں باڑ ابندی کی گئی ہے، وہاں بھی آمد و رفت آسان ہے۔ ۲۰۱۶ء میں ورلڈ بینک کے ایک میگزین میں ''**بنگلہ دیش۔ ہندوستان مائیگریشن کوریڈور**'' کو میکسیکو۔ امریکہ اور یوکرین۔ روس سرحد سے کہیں زیادہ مشغول بتایا گیا تھا۔ نومبر ۲۰۱۶ء میں ہی ہندوستان کے اسٹیٹ ہوم منسٹر نے پارلیامنٹ کو بتایا تھا کہ ملک میں تقریباً دو کروڑ بنگلہ دیشی غیر قانونی طریقہ سے رہ رہے ہیں، حالانکہ غیر قانونی بنگلہ دیشی تارکین وطن کا اندازہ ۲۰۰۴ء میں بھی لگایا گیا تھا، جب کانگریس کی قیادت والی یو پی اے حکومت کے اسٹیٹ ہوم منسٹر نے غیر قانونی بنگلہ دیشی تارکین وطن کی کل تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ بتائی تھی۔ مگر اس وقت اس پر تنازع شروع ہوگیا، کیوں کہ آسام کی اس وقت کی کانگریس حکومت نے اس پر اعتراض ظاہر کیا تھا۔ بعد میں مرکزی حکومت نے بھی رپورٹ کو ناقابل قبول کہہ کر واپس لے لیا۔ ۲۰۱۶ء میں ''تھنک ٹینک کارنیگی انڈیا'' کے لیے لکھے گئے اپنے مضمون میں راء کے سابق چیف سنجیو ترپاٹھی نے قبول کیا تھا کہ ہندوستان میں بنگلہ دیش سے آئے غیر قانونی تارکین وطن کا کوئی بھروسہ منداعداد و شمار ہمارے پاس نہیں ہے۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی لکھا تھا کہ ۱۹۸۱ء کے بعد ہندوستان کی آبادی میں اضافہ کے اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ تعداد ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ ہوسکتی ہے۔ جن میں سے زیادہ تر اقتصادی وجوہات کی بنا پر اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ حالانکہ بنگلہ دیش ان اعداد و شمار پر اپنے شبہات ظاہر کرتا رہا ہے۔

بنگلہ دیش بینک میں ایسا ڈاٹا نہیں ہے، جس سے ہندوستان سے رقم بھیجے جانے کی بات معلوم ہوسکے، تین سال پہلے ایک کتاب پر تحقیق کے دوران میں نے بھی یہی پایا تھا۔ حالانکہ ورلڈ بینک کے ذریعہ جاری کیے گئے ''مائیگریشن اینڈ ریمیٹنس'' ڈاٹا میں ۲۰۱۴۔۲۰۱۵ء کے دوران ہندوستان سے بنگلہ دیش ۴.۴۵/ارب ڈالر کی رقم بھیجے جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ بنگلہ دیش کے افسران اور کچھ مقامی میڈیا کا دعویٰ ہے کہ تقریباً پانچ لاکھ ہندوستانی ان کے ملک میں قائم گارمینٹ انڈسٹری میں کام کر رہے ہیں اور ان میں سے زیادہ تر غیر قانونی طور پر کام کر رہے ہیں۔ این آر سی شاید ہی ایسی گرہوں کو سلجھا سکے گی۔ (یہ مضمون نگار کے ذاتی خیالات ہیں۔)

خلیج میں بڑھتی کشیدگی خطرناک

لگتا ہے کہ خلیج کو ایک بار پھر جنگ کی آگ میں جھونکنے کی منصوبہ بندی کرلی گئی ہے اور اس پر عمل آوری کا آغاز بھی کردیا گیا ہے، امریکہ اور ایران کے مابین مختلف مسائل پر کشیدگی میں اضافہ ہوتا جارہا ہے، یہ دونوں ایک دوسرے کو دھمکیاں دینے اور کسی طرح کی کارروائی کرنے سے بھی باز نہیں آرہے ہیں، دونوں ممالک کے مابین ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے نیوکلیئر معاہدہ سے دستبرداری کے بعد سے کشیدگی میں اضافہ ہونے لگا ہے، حالانکہ ایران بارہا کہہ رہا ہے کہ اگر امریکہ تحدیدات کو ختم کرتا ہے تو بات چیت کی جاسکتی ہے، لیکن ایسا لگتا ہے کہ امریکی انتظامیہ اور ڈونالڈ ٹرمپ نے بات چیت نہ کرنے اور علاقہ کو ایک بار پھر جنگ کی آگ میں جھونکنے کا تہیہ کرلیا ہے، گذشتہ مہینے ایران نے ایک امریکی ڈرون طیارہ کو مار گرایا تھا اور اس وقت صورت حال انتہائی دھماکہ خیز ہوگئی تھی، بعد میں یہاں تک انکشاف ہوا کہ اس ڈرون کو مار گرائے جانے پر امریکی صدر نے ایران پر فضائی حملوں کا حکم بھی دے دیا تھا، اس کی تیاریاں بھی شروع ہوگئی تھیں، لیکن آخر میں انہوں نے اپنے منصوبہ کو روک دیا اور کسی طرح کی کارروائی نہیں کی گئی، اس واقعہ کے بعد سے ہی دونوں ملکوں کے مابین کسی نہ کسی وجہ سے کشیدگی میں مزید اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے، درمیان میں برطانیہ نے ایک ایرانی آئیل ٹینکر کو ضبط کرتے ہوئے اس آگ میں مزید تیل ڈالنے کا کام کیا ہے، امریکہ اور برطانیہ کا الزام ہے کہ ایران بین الاقوامی تحدیدات عائد کرنے کے باوجود شام کو غیر قانونی طور پر تیل منتقل کر رہا تھا، اسی لئے یہ ٹینکر ضبط کرلیا گیا، ایران اس الزام کی تردید کرتا ہے، مسلسل دھمکیوں اور جوابی دھمکیوں نے علاقہ کا ماحول انتہائی کشیدہ بنادیا ہے اور یہ تاثر عام ہوتا جارہا ہے کہ امریکہ خلیج فارس پر ایک اور جنگ مسلط کرنے کا تہیہ کرچکا ہے اور اگر واقعی ایسا ہوتا ہے تو عالمی سطح پر صورتحال انتہائی تشویشناک ہوسکتی ہے، امریکہ اور اس کے حواری برطانیہ کو شاید اس بات سے کوئی سروکار نہیں ہے کہ جنگ کے اثرات اور نتائج کیا ہوسکتے ہیں، وہ صرف اپنے ناپاک عزائم اور منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں۔

اس دوران امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ اس نے ایک ایرانی ڈرون کو بھی مار گرایا ہے جو ایک امریکی بحری جہاز کو نشانہ بنانے کے قریب پہونچ چکا تھا۔

ٹرمپ کا دعوی ہے کہ امریکی بحری جہاز یو ایس ایس باکسر آبنائے ہرمز میں داخل ہو ہی رہا تھا کہ ایران نے اسے ایک ڈرون کے ذریعہ نشانہ بنانے کی کوشش کی تھی، یہ ڈرون اس بحری جہاز کے 1000 میٹر کے قریب تک پہونچ گیا تھا، لیکن اس کو مار گرا دیا گیا ہے، علاقہ میں ایران کے خلاف امریکہ کی یہ پہلی معلنہ فوجی کارروائی ہے اور اس کے نتیجہ میں حالات اچانک ہی دھماکہ خیز ہوسکتے ہیں، امریکہ کے تیور بھی یہی اشارہ دے رہے ہیں کہ وہ پوری طرح سے تیاری کے بعد ایران کو فوجی کارروائی کرکے رہے گا تاہم اس کے لئے وہ مناسب وقت کا منتظر دکھائی دیتا ہے اور اپنی تیاریوں کو پایہ تکمیل تک پہونچا رہا ہے، ایران کے نیوکلیئر پروگرام کو بنیاد بنا کر امریکہ مسلسل ایران کے خلاف کارروائی میں مصروف ہے، اس نے ایران کے خلاف سخت ترین معاشی تحدیدات عائد کی ہے اس کے باوجود ایران کسی دباؤ کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے، اور اس پر امریکہ اور اس کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ چراغ پا ہیں۔

وہ کسی بھی قیمت پر ایران کو سبق سکھانے کا منصوبہ رکھتے ہیں اور اس کے لئے حالات کو بگاڑنے اور ان کا استحصال کرنے سے گریز نہیں کیا جارہا ہے۔

خلیج کی کشیدگی اگر اور بڑھتی ہے اور اگر علاقہ پر امریکہ کی جانب سے ایک اور جنگ مسلط کردی جاتی ہے تو یہ انتہائی دھماکہ خیز ہوسکتی ہے اور اس کے اثرات و نتائج بھی دوسروں کے لئے خطرناک ہوسکتے ہیں۔

سارے علاقہ میں ماحول بگڑ سکتا ہے اور جو تباہی ہوگی اس کا نشانہ علاقہ کے عوام ہی ہوں گے، امریکہ یا اس کے حواری جو دور بیٹھے حالات کو بگاڑنے کی وجہ بن رہے ہیں وہ اس جنگ کی آگ سے محفوظ رہیں گے، یہی وجہ ہے کہ اس کے اثرات اور نتائج کی پرواہ کئے بغیر علاقہ پر جنگ مسلط کرنے کی کوشش ہورہی ہے، امریکہ کو خود اس منصوبے سے باز رہنے کی ضرورت ہے، اور علاقہ میں امریکہ کے حلیف جو ممالک ہیں انہیں بھی اس تعلق سے حرکت میں آتے ہوئے امریکہ پر اثر انداز ہونا چاہئے، عالمی سطح پر تمام امن پسند ممالک اور اقوام متحدہ کو بھی اس معاملہ میں اپنا رول ادا کرنا ہوگا۔

طالبان کی گرفت:

ایسے وقت جب کہ افغانستان سے باہر قیام امن کی کوششوں میں سرعت کی اطلاعات ہیں، طالبان نے مشرقی افغانستان میں ۴۲/ہیلتھ کلینک چلانے والے سویڈن کے غیر سرکاری گروپ کو اس کا کام جاری رکھنے سے روک دیا ہے۔

افغانستان میں ۱۸/سال سے خانہ جنگی اور جنگ وجدل کی فضا گرم ہے اور اس میں کمی لانے اور امن وسکون بحال کرنے کی جب کوشش ہوئی، افغانستان کے اندر ہونے والے ناخوشگوار اور بدبختانہ واقعات کی وجہ سے ان کوششوں کو زبردست دھکا لگا، سویڈن کے ہیلتھ گروپ جس نے افغان عوام کے علاج ومعالجہ کے لئے بغیر کسی مالی فائدہ کے ۴۲/ہیلتھ کلینکس قائم کئے تھے، مراکز صحت کی مسدودی سے تعبیر کیا اور کہا کہ یہ بین الاقوامی قانون کی بھی خلاف ورزی ہے، اس تنظیم نے مراکز علاج کی دوبارہ کشادگی کو یقینی بنانے پر زور دیا ہے، افغانستان سے متعلق سویڈن کی کمپنی کے سربراہ سونی مانسون نے کہا کہ طالبان نے یہ دھمکی دی ہے کہ اگر سویڈن کا ادارہ اپنا کام بند نہیں کرے گا تو اس کے ذمہ داروں اور ان کے افراد خاندان کو اس کے عواقب ونتائج بھگتنے پڑیں گے، طالبان ایک طرف امریکہ اور افغان حکومت کے نمائندوں سے مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے، تو دوسری طرف وہ اس بات کے لئے فکرمند ہے کہ امریکہ اور افغان حکومت سے اس کے مذاکرات کی مخالفت کرتے ہوئے دوسرے عسکریت پسند ماحول پر چھا جانے کی کوشش کرتے ہوئے اسے پیچھے ڈھکیلنے کی چال چل سکتے ہیں۔ مبصرین کا احساس ہے کہ اس خدشہ کے تحت طالبان مذاکرات اور دہشت گردی مساوی طور پر جاری رکھے ہوئے ہیں، چنانچہ دوحہ میں مذاکرات کے جاری رہنے کے دوران طالبان نے افغانستان میں خوفناک دھماکے کئے جس میں کافی جانی نقصان ہوا۔ (بقیہ صفحہ ۱۰/پر)

سید محمد عادل فریدی

اخبارِ جہاں

معاہدے کے باوجود امریکی افواج افغانستان میں رہے گی: ٹرمپ

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ اگر واشنگٹن طالبان کے ساتھ ۱۸؍سالہ جنگ کے خاتمے کے لیے معاہدہ کرلیتا ہے تو بھی امریکی افواج وہاں موجود رہیں گی۔ فاکس نیوز ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ افغانستان میں امریکی افواج کی سطح کو کم کرکے ۸۶۰۰؍کیا جارہا ہے۔ اس وقت افغانستان میں ۱۴۰۰۰؍امریکی سروس ممبران موجود ہیں جن میں سے ۵۰۰۰؍انسدادِ سورش کی کارروائیوں کے لیے وقف ہیں۔ دوسری طرف طالبان نے اس بیان پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب تک افغانستان سے امریکہ کا قبضہ مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا، امن نہیں آسکتا ہے۔ طالبان کا کہنا ہے کہ امریکی وفد کے ارکان بھی اسی لیے اُن کے ساتھ مذاکرات کے لیے بیٹھے ہیں تاکہ افغانستان سے بین الاقوامی افواج کا 'قبضہ' ختم ہو، اٹھارہ سال ہم نے اسی لیے قربانی دی ہے، اب اس پر کسی کے ساتھ بھی کوئی معاملہ نہیں کرسکتے۔ (بی بی سی لندن/ یو این آئی)

کانگو میں ایبولا سے اب تک ۲۰۰۰؍افراد ہلاک: ڈبلیو ایچ او

عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کی اطلاع کے مطابق افریقی ملک کانگو ریپبلک میں ایک سال میں ایبولا وائرس سے ۲۰۰۰؍سے بھی زیادہ افراد کی موت ہوگئی اور اس بیماری کے اب تک ۳۰۰۰؍معاملے درج کیے گئے ہیں۔ ڈبلیو ایچ او کی ویب سائٹ کے مطابق ایبولا سے مرنے والوں کی تعداد ۲۰۰۶؍تک پہنچ چکی ہے اور ۳۰۰۴؍افراد اس کی زد میں ہیں۔ (یو این آئی)

عمران نے دی ہند۔پاک کے درمیان نیوکلیائی جنگ کی وارننگ

پاکستانی وزیراعظم عمران خان نے عالمی برادری کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے مسئلہ کشمیر پر توجہ نہیں دی تو ہندستان اور پاکستان جیسے جوہری ہتھیاروں سے آراستہ دونوں ملکوں کے درمیان جنگ ہوسکتی ہے۔ مسٹر خان نے امریکی اخبار ''نیویارک ٹائمس'' میں شائع اپنے مضمون میں کہا کہ اگر عالمی برادری نے مسئلہ کشمیر کے تعلق سے کچھ نہیں کیا تو پوری دنیا کو اسکا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ انھوں نے جوہری ہتھیاروں کو پہلے استعمال نہ کرنے کی ہندستان کی پالیسی کو مستقبل کے حالات پر منحصر ہونے کے تعلق سے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے حالیہ بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انھوں نے یہ کہہ کر ایک طرح سے پاکستان پر نیوکلیائی حملہ کی دھمکی دی ہے۔ (یو این آئی)

تنزانیہ: دارالسلام میں خواتین کو دھوکے باز مردوں سے بچانے کا منصوبہ

شادی شدہ مردوں کے ناجائز تعلقات پر قابو پانے کے لیے تنزانیہ کے شہر دارالسلام میں حکام نے شہر کے تمام شادی شدہ مردوں کے نام، ان کی تصاویر کے ساتھ شائع کرنے کے منصوبے کا اعلان کیا ہے۔ حکومت نے تمام شادی شدہ مردوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ غیر ازدواجی تعلقات سے پرہیز کریں اور اپنی بیویوں کو دھوکہ نہ دیں۔ اگر اس منصوبے پر عمل ہوتا ہے تو شہر کے تمام شادی شدہ لوگوں کے نام ان کی تصاویر کے ساتھ منظر عام پر آجائیں گے، اس منصوبہ کا مقصد خواتین کی مدد کرنا ہے تاکہ وہ ایسے دھوکہ بازوں سے بچ سکیں جو خود کو غیر شادی شدہ ظاہر کرتے ہیں۔ (بی بی سی)

امریکہ میں بے گھر افراد کو چھت مہیا کرنے والی مسلم ہاؤسنگ سروسز

امریکہ میں بے گھر لوگوں کے تعلق سے تیسرے بڑے شہر سیئٹل میں مسلم ہاؤسنگ سروسز کام کررہی ہے جس کے دروازے تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے لیے کھلے ہیں۔ ان کا مقصد غریب اور بے گھر خواتین کی مدد کرنا ہے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہوسکیں۔ اس کا نام تو مسلم ہاؤسنگ سروسز ہے، لیکن یہ تمام مذاہب کے لوگوں کے لیے کام کرتی ہے۔ اس کا مقصد بے گھر لوگوں کو معاشرہ کا کارآمد حصہ بنانا ہے۔ یہ تنظیم بے گھر لوگوں کے لیے گھر تلاش کرتی ہے، اس کا پورا یا جزوی کرایہ ادا کرتی ہے، بچوں کو اسکول میں داخل کراتی ہے اور والدین کے لیے ملازمت بھی فراہم کرتی ہے۔ ۲۰۱۷ء میں مسلم ہاؤسنگ سروسز نے ایک ہزار سے زائد لوگوں کی مدد کی۔ تنظیم کے ڈائرکٹر رضوان رضوی کا کہنا ہے کہ سیئٹل کی بارہ ہزار بے گھر آبادی کے مقابلہ میں یہ کوئی بڑی تعداد نہیں ہے، تاہم مدد پانے والوں کے لیے یہ کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔ (وائس آف امریکہ)

دنیا کو ''خطرناک وقت'' کا سامنا ہے: جوزے راموس ہورتا

مشرقی تیمور کے سابق صدر اور وزیر اعظم نوبل انعام یافتہ جوزے راموس ہورتا نے خبردار کیا ہے کہ دنیا کو ''خطرناک وقت'' کا سامنا ہے، جس کی مثال کشمیر کی صورتحال سے بھی واضح ہوتی ہے۔ جرمن شہر لنڈاؤ میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس ''مذاہب برائے امن'' میں شرکت کے لیے آئے ہوئے مشرقی تیمور کے سابق صدر اور وزیر اعظم جوزے راموس ہورتا نے زور دیا ہے کہ دنیا میں جاری تنازعات اور جنگی حالات سے نمٹنے کے لیے باہمی مکالمہ انتہائی ضروری ہے۔ حال ہی میں منعقد ہونے والی اس چار روزہ کانفرنس میں سو سے زائد ممالک سے تعلق رکھنے والے ایک ہزار سے زائد علما، دانشوروں اور مذہبی رہنماؤں نے شرکت کی۔ ہورتا نے کہا کہ دنیا کو اس وقت خطرناک وقت کا سامنا ہے۔ کشمیر کے معاملے پر پاکستان اور بھارت کو دیکھئے۔ کسی بھی طرف سے تھوڑا سا غلط اندازہ ایک کھلے تنازعے کا رنگ اختیار کرسکتا ہے، افغانستان میں ابھی جنگ ختم نہیں ہوئی ہے، اس شورش زدہ ملک کے عوام مصائب کا شکار ہیں۔ تقریبا دو عشرے بیت گئے لیکن یہ تنازعہ ختم نہیں ہوسکا ہے۔ اس تناظر میں انہوں نے شام، جنوبی کوریا اور میانمار میں روہنگیا مسلم اقلیتی آبادی کا تذکرہ بھی کیا۔ انہوں نے جوہری ہتھیار کو اس دنیا کے لیے ایک بڑا خطرہ بتاتے ہوئے کہا کہ جب کوئی ملک انہیں حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے ہمسائے ممالک بھی اس دوڑ میں شامل ہوجاتے ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب ستر کی دہائی میں بھارت نے پہلا جوہری تجربہ کیا تھا تو اس وقت کے پاکستانی وزیر اعظم بھٹو نے کہا تھا کہ وہ بھی جوہری ہتھیار ضرور حاصل کریں گے، چاہیں انہیں (عوام کو) گھاس ہی کیوں نہ کھانا پڑے۔ (ڈوئچے ویلے جرمنی)

بزنس روزگار و کیریئر

آسام میں کشیدگی کے مدنظر سکیورٹی سخت

آسام میں شہریوں کی متنازع فہرست کے اجراء سے پہلے سکیورٹی انتہائی سخت کردی گئی ہے۔ خدشات ہیں کہ اس لسٹ میں حکام نے وہاں نسلوں سے آباد لاکھوں لوگوں کو نظرانداز کردیا ہے، جن میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ کسی ممکنہ گڑبڑ کے پیش نظر حکام نے سترہ ہزار اضافی اہلکاروں کو مختلف مقامات پر تعینات کردیا ہے۔ حکام نے سوشل میڈیا پر ''سائبر کرائمز'' کے ارتکاب کے تناظر میں انٹرنیٹ کی نگرانی بھی سخت کردی ہے۔ ریاست آسام کے شہریوں کے اندراج کے قومی دفتر این آر سی نے ریاستی شہریوں کی ۱۹۵۱ء میں مرتب کی گئی فہرست کو اپ ڈیٹ کرنے کا سلسلہ ۲۰۱۴ء میں شروع کیا تھا۔ مبصرین کے مطابق نئی لسٹ میں لاکھوں لوگوں کو نظرانداز کردیا گیا ہے۔ گزشتہ برس جولائی میں جاری کیے گئے رجسٹر میں چالیس لاکھ افراد کے نام شامل نہیں تھے۔ دوبارہ ویری فکیشن کے بعد بھی لاکھوں افراد ابھی اس لسٹ میں شامل نہیں ہوسکے ہیں۔ سماجی ماہرین کے مطابق یہ صورت حال آسام میں افراتفری اور خون خرابے یا معاشرتی عدم استحکام کا سبب بن سکتی ہے۔ مزید یہ کہ فہرست میں شامل ہونے سے محروم رہ جانے والے ان لاکھوں افراد کے مستقبل کے بارے میں کچھ بھی کہنا فی الحال بہت مشکل ہے۔ نئے ڈیٹا کے مطابق سب سے زیادہ افراد کے ناموں کا اندراج ہندو اکثریتی ضلع ہوجائی میں کیا گیا اور اضافے کی یہ شرح تینتیس فیصد کے لگ بھگ تھی۔ یہ امر اہم ہے کہ مسلم اکثریتی آبادی والے کئی اضلاع میں نئے شہریوں کے اندراج کی شرح انتہائی کم ہے۔ حتمی فہرست کے اعلان کے بعد این آر سی میں اندراج سے محروم رہ جانے والے تمام افراد کو چار ماہ کی مہلت دی گئی ہے کہ وہ ''فارنرز ٹربیونل'' میں پہنچ کر نام کے اندراج کی اپیل کرسکتے ہیں۔ اپیل کامیاب ہونے کی صورت میں اس فرد کا نام ریاست کے شہریوں کی حتمی فہرست میں شامل کردیا جائے گا۔ (رپورٹ بحوالہ ڈوئچے ویلے جرمنی)

غیر یقینی حالات کے باعث کشمیری طلبہ کو پڑھائی کا سال ضائع ہونے کا خدشہ

مرکزی حکومت کی جانب سے جموں وکشمیر سے آرٹیکل ۳۷۰؍ہٹائے جانے کو تقریباً ایک مہینہ پورا ہورہا ہے۔ ابھی تک کشمیر میں تمام اسکول، مدارس، یونیورسٹیاں، جونیئر اور سینئر کالج بند ہیں۔ جس سے طالب علموں اور ان کی پڑھائی پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ طلبہ کو خدشہ ہے کہ اگر یہ غیر یقینی صورت حال مزید برقرار رہی تو کہیں ان کا یہ تعلیمی سال ضائع نہ ہوجائے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ حقوق انسانی کی کسی تنظیم نے ابھی تک کشمیر کی اس صورت حال کو سنجیدگی سے نہیں لیا ہے۔ (بحوالہ وائس آف امریکہ)

دس بینکوں کا انضمام کرکے بنایا جائے گا چار بینک: وزیر خزانہ

سرکاری بینکوں کو مضبوط بنانے کی سمت میں بڑا اقدم اٹھاتے ہوئے حکومت نے دس بینکوں کا انضمام کرکے چار بڑے بینک بنانے کا اعلان کیا ہے، جس کے بعد ملک میں سرکاری بینکوں کی تعداد گھٹ کر بارہ رہ جائے گی۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ اورینٹل بینک آف کامرس اور یونائیٹیڈ بینک کا پنجاب نیشنل بینک میں انضمام کیا جائے گا۔ اسی طرح کینرا بینک میں سنڈیکیٹ بینک کا انضمام اور الہ آباد بینک کا انڈین بینک میں انضمام کیا جائے گا۔ یونین بینک کے ساتھ آندھرا بینک اور کارپوریشن بینک کا انضمام ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ انضمام کے اس عمل کے مکمل ہونے کے بعد ملک میں سرکاری بینکوں کی تعداد گھٹ کر بارہ رہ جائے گی۔ سال ۲۰۱۷ء میں ملک میں ۲۷؍سرکاری بینک تھے۔ وزیر خزانہ نے یقین دہانی کرائی کہ انضمام کے باوجود بینک ملازمین کو فارغ نہیں کیا جائے گا۔ خیال رہے کہ اس سے قبل سال ۲۰۱۷ء میں مودی حکومت نے اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں اس کے پانچ ملحقہ بینکوں کا انضمام کیا تھا، اس کے بعد وجیہ بینک اور دینا بینک کا بینک آف بڑودا میں انضمام کیا گیا تھا۔ انضمام کا یہ عمل مکمل ہوجانے کے بعد سرکاری سیکٹر میں اسٹیٹ بینک آف انڈیا، بینک آف بڑودا، پنجاب نیشنل بینک، کینرا بینک، یونین بینک، انڈین بینک، بینک آف انڈیا، سنٹرل بینک آف انڈیا، انڈین اورسیز بینک، پنجاب اینڈ سندھ بینک، بینک آف مہاراشٹر اور یوکو بینک رہ جائیں گے۔ (یو این آئی)

جی ڈی پی کی شرح نمو چھ سال کی سب سے نچلی سطح پر

مصنوعات سازی، زراعت اور کانکنی کے شعبوں میں سست روی کی وجہ سے ملک کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کی شرح نمو مسلسل پانچویں سہ ماہی میں کم ہوتی ہوئی رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں پانچ فیصد رہ گئی، جبکہ پچھلے مالی سال کی اسی مدت میں یہ شرح نمو آٹھ فیصد رہی تھی۔ یہ مالی سال ۲۰۱۲-۱۳ کی چوتھی سہ ماہی کے بعد جی ڈی پی میں سب سے کمزور اضافہ ہے۔ (یو این آئی)

دلت بچوں کے ساتھ اشرافیہ کے بچے، مڈڈے میل ساتھ کھانے سے کرتے ہیں پرہیز

اتر پردیش کے رام پور میں واقع ایک پرائمری اسکول میں طالب علموں کے بیچ ذات پات کو لے کر ایک معاملہ سامنے آیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی کے مطابق، اسکول میں اشرافیہ کے بچے مڈڈے میل کے لیے اپنے گھر سے ہی برتن لاتے ہیں اور دلت کمیونٹی کے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہیں کھاتے۔ اس معاملے کو لے کر ایک طالب علم کا کہنا ہے کہ، یہاں پڑھنے والا کوئی بھی بچہ اسکول کے برتن میں کھانا کھا سکتا ہے، اس لیے ہم گھر سے ہی اپنی پلیٹ لے کر آتے ہیں، پرنسپل کا کہنا ہے کہ، ہوسکتا ہے بچوں نے یہ سب گھر میں سیکھا ہو۔ ہم نے کئی بار ان کو سمجھانے کی کوشش کی کہ سب برابر ہیں لیکن اشرافیہ کے بچے دلت کمیونٹی کے بچوں سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کئی بار کہنے کے باوجود وہ دلت بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہیں کھاتے۔ ہم طلبہ سے کہتے ہیں کہ وہ ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیں مگر جیسے ہی ہم وہاں سے جاتے ہیں وہ الگ بیٹھ کر کھانا کھانے لگتے ہیں۔ غور طلب ہے کہ ابھی کچھ ہی دنوں قبل مرزاپور کے ایک اسکول میں طلبہ کو مڈڈے میل میں نمک روٹی کھلانے کا معاملہ بھی سامنے آیا تھا، وہیں گذشتہ سال سیتاپور کے ایک اسکول میں برہمن اور یادو کمیونٹی کے لوگوں نے اسکول میں جمع ہوکر اس بات کے لیے مظاہرہ کیا تھا کہ اسکول نے ایک دلت خاتون کو کھانا پکانے کے لیے رکھا تھا، ان کے بچوں نے اس عورت کے ہاتھ کا پکا کھانا کھانے سے انکار کردیا تھا اور وہ کھانا پھینکنا پڑا تھا۔ (دی وائر)

طب وسائنس

طب نبوی اور شہد

مولانا عبداللہ بن مسعود

لفظِ شہد اردو زبان کا لفظ ہے، فارسی اور ہندی میں بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے، اور عربی میں اس کو عَسل، انگریزی میں Honey، فرانسیسی میں Miel، جرمن میں Honig، یونانی میں Meli کہا جاتا ہے۔

ربِ ذوالجلال نے شہد کو باعثِ شفاء قرار دیا ہے؛ چنانچہ قرآن میں ارشاد ہے: ''اس (شہد) میں لوگوں (کی بہت سی بیماریوں) کے لیے شفاء ہے۔'' اسی آیت کے تحت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب اپنی شہرہ آفاق تفسیر معارف القرآن (۵:۳۵۲) میں لکھتے ہیں: ''اس میں اللہ تعالی کی وحدانیت اور قدرتِ کاملہ کی قاطع دلیل موجود ہے، کہ ایک چھوٹے سے جانور کے پیٹ سے کیسا منفعت بخش اور لذیذ مشروب نکلتا ہے؛ حالانکہ وہ جانور خود زہریلا ہے، زہر میں سے یہ تریاق واقعی اللہ تعالی کی قدرتِ کاملہ کی عجیب مثال ہے، پھر قدرت کی یہ بھی عجیب صنعت گری ہے کہ دودھ دینے والے حیوانات کا دودھ موسم اور غذا کے اختلاف سے سرخ و زرد نہیں ہوتا اور مکھی کا شہد مختلف رنگوں کا ہو جاتا ہے اسی وجہ سے اللہ تعالی فرماتے ہیں: اس کے پیٹ میں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے (شہد) جس کی رنگتیں مختلف ہوتی ہیں۔''

محسنِ انسانیت جنابِ نبی کریمؐ کے فرمودات سے بھی شہد کی اہمیت وافادیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت عبد اللہؓ نبی کریمؐ کا فرمان نقل فرماتے ہیں: ''دو باعثِ شفاء چیزوں کو لازم پکڑلو: شہد اور قرآن۔''

رسولِ اکرمؐ کی یہ حدیثِ مبارک بڑی جامعیت کی حامل ہے، اس میں طبِ الٰہی وبشری، دوا ارضی وسماوی اورطبِ جسدی ونفسی کو جمع فرما کر دونوں کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا جسمانی امراض کے لاحق ہونے کی صورت میں جس طرح اطباء وحکماء کی طرف رجوع کر کے علاج کرانا سنت ہے، بالکل اسی طرح روحانی امراض ''تکبر، عجب، حسد، ریاء وغیرہ'' سے اپنے قلب کو پاک رکھنے کے لیے قرآن کریم کی تلاوت، علماء کی رہنمائی میں احادیث کا مطالعہ اور اہل اللہ کی صحبت اختیار کر کے اپنی اصلاح کروانا بھی لازم اور راحتِ دنیاوی واخروی کے حصول کی شاہ کلید ہے۔

ام المومنین حضرتِ عائشہ فرماتی ہیں کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد مرغوب تھا۔ حضرتِ ابوسعیدؓ فرماتے ہیں: ''ایک آدمی سرکارِ دوعالمؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرا بھائی پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو گیا ہے، آپؐ نے فرمایا: اس کو شہد پلاؤ، وہ دوسری بار آیا تو پھر آپ انے اس کو شہد پلانے کی تاکید کی اسی طرح تیسری مرتبہ بھی، جب چوتھی بار بھی آ کر اس نے شکایت کی تو رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے بھائی کا پیٹ تو جھوٹا ہوسکتا ہے؛ لیکن اللہ کا کلام تو سچا ہی ہے، اس کو پھر شہد پلاؤ، اس نے اس مرتبہ جا کر جب شہد پلایا تو اس کو شفا نصیب ہوگئی۔

اس حدیث سے امراضِ بطن میں افادیتِ شہد کا علم ہونے کے ساتھ ساتھ طبّ کے ایک بنیادی اور اہم ترین اصول کی طرف رہنمائی بھی ملتی ہے کہ کسی بھی مرض کے علاج کے لیے دوا کی مقدار، اس کی کیفیت اور مریض کی قوت کی رعایت اور لحاظ رکھنا دوا کے مفید ہونے کے لیے انتہائی ضروری ہے، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں چوتھی بار شہد کے استعمال کرنے پر مرض سے افاقہ حاصل ہوا۔

شہد کی افادیت اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ خود رسول اللہؐ بھی اہتمام سے اس کو استعمال فرمایا کرتے تھے، آپ کا معمول تھا کہ صبح کو شہد کے شربت کا پیالہ نوش فرماتے اور کبھی عصر کے بعد بھی پیتے تھے، ان اوقات میں جب پیٹ خالی ہو اور آنتوں کی قوتِ انجذاب دوسری چیزوں سے متاثر نہ ہو، شہد پینا جسم کے اکثر وبیشتر مسائل کا حل ہے۔

اب سائنسی تحقیقات سے بھی یہ ثابت ہوگیا ہے کہ قدرت کی طرف سے جتنی اشیاء غذا کے طور پر انسان کو مہیا کی گئی ہیں، ان میں شہد سب سے زیادہ مکمل اور جامع غذا ہی نہیں؛ بلکہ اپنی طبّی خصوصیات کی بنا پر غذا اور دوا کے طور پر لاثانی ہے۔ ماہرینِ طب نے اپنی تحقیقات اور تجربات کی روشنی میں شہد کے کئی فوائد ذکر کیے ہیں جن میں سے چند فوائد ہدیہ ناظرین کیے جاتے ہیں:

۱-شہد پیاس کو بجھاتا ہے۔۲- حافظہ کو قوت بخشتا ہے؛ چنانچہ امام زہریؒ کا ارشاد ہے: شہد کا اہتمام کرو؛ کیونکہ یہ حافظہ کے لیے بہترین ہے۔۳- شہد ردی رطوبتیں نکالتا ہے۔۴- اس کا کثرتِ استعمال استسقاء، یرقان، عسرالبول، ورمِ طحال، فالج، لقوہ، زہروں کے اثرات اور امراض سر وسینہ میں مفید ہے۔۵- پتھری کو خارج کرتا ہے۔۶- باہ، بصارت، اور جگر کو قوت ملتی ہے۔۷- بوعلی سینا اسے مقوی معدہ بھی قرار دیتے ہیں۔۸- دانتوں کے لیے شہد ایک بہترین ٹانک ہے، اسے سرکہ میں حل کر کے دانتوں پر ملنا ان کو مضبوط کرتا ہے، اور مسوڑھوں کے ورم دور کرنے کے علاوہ دانتوں کو چمکدار بناتا ہے، گرم پانی میں شہد اور سرکہ کے ساتھ نمک ملا کر غرارہ کرنے سے گلے اور مسوڑھوں کا ورم جاتا رہتا ہے۔۹- نہار منہ شہد پینے سے پرانی قبض ٹھیک ہوجاتی ہے، کھٹے ڈکار آنے بند ہوجاتے ہیں اور اگر پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہو تو وہ نکل جاتی ہے۔۱۰- اطباء قدیم نے افیون، پوست اور بھنگ کے نشہ کو زائل کرنے کے لیے گرم پانی میں شہد مفید بتایا ہے۔۱۱- انسان بڑھاپے میں عموماً تین مسائل کا شکار ہوتا ہے: ۱۔ جسمانی کمزوری، ۲۔ بلغم، ۳۔ جوڑوں کا درد، قدرت کا کرشمہ ہے کہ شہد کے استعمال سے یہ تینوں مسائل آسانی سے حل ہوجاتے ہیں۔۱۲- شہد میں Antiseptic خصوصیات ہونے کی بنا پر زخموں پر لگانا یا جلی ہوئی جلد پر لگانا نہایت مفید پایا گیا ہے۔۱۳- چہرے سے مہاسے اور پھنسیاں دور کرنے کے لیے بہت اچھا علاج سمجھا جاتا ہے۔۱۴- طبِ نبوی کے مشہور مرتب علاء الدین کحال نے شہد کو اسہال کے علاوہ غذائی سمیت یعنی Food poisining میں مفید قرار دیا ہے۔۱۵- طالبِ علموں کے لیے انتہائی مفید بتایا جاتا ہے، زیادہ دیر تک پڑھنے کا باعث اور ان کی یادداشت کے بہتر رہنے کا ذریعہ ہے۔۱۶- دل کے مریضوں کو اسے پینے کے دوران دورے نہیں پڑتے۔

ہفتۂ رفتہ

باپ پر جگر کے ٹکڑے کو بیچنے کا الزام

باپ کے ذریعہ اپنے جگر کے ٹکڑے کو چند روپے کے لیے بیچ دینے کا سنسنی خیز معاملہ روشنی میں آیا ہے۔ دربھنگہ نگر پولس سپرنٹنڈنٹ یوگیندر کمار سے مل کر بچے کے دادا نے انصاف کی گوہار لگائی ہے۔ ساتھ ہی باپ پر کئی مرتبہ اپنے بیٹوں کو بیچنے کا الزام لگایا ہے۔ صدر تھانہ حلقہ باشندہ بابو یادو نے اپنے بیٹے اشوک یادو کے خلاف سینئر پولس سپرنٹنڈنٹ بابو رام کو درخواست دے کر انصاف کی گوہار لگائی ہے، جس میں انہوں نے کہا کہ میرا لڑکا نشہ کا عادی ہے، جو چند روپے کے لیے اپنے بیٹے کو بیچ دیتا ہے۔ اشوک یادو اور رینو دیوی کے لڑکے کو لے کر ایس ایس پی سے مل کر ملزم باپ پر قانونی کارروائی کی مانگ کی ہے۔ درخواست میں باپ نے بیٹا کو بیچ کر آٹو گاڑی لینے کا بھی الزام لگایا ہے۔ اس سلسلہ میں متعلقہ تھانہ میں معاملہ درج کرنے کے لیے گیا تھا لیکن وہاں ایف آئی آر درج نہیں ہوا۔ (فاروقی تنظیم ۲۸؍اگست)

ٹیچروں کی بحالی کے لیے ویکنسی ۱۳؍ستمبر کو جاری ہوگی

ریاست میں پرائمری اور ہائر پرائمری ٹیچروں کا تقرر الگ الگ ہوگا، ساتھ ہی اس سال شروع ہونے والی تقرری کی کارروائی ۱۶؍سے ۲۰؍جنوری ۲۰۲۰ تک پوری ہوگی، اس بار تقرر کی گنتی بھی پرائمری اور ہائر پرائمری ٹیچروں کے لئے الگ الگ کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں محکمہ تعلیم نے امیدواروں کی مانگ پر نوٹیفکیشن جاری کر کے صورت حال واضح کردی ہے، محکمہ نے کہا ہے کہ ٹرینڈ اور ٹی ای ٹی پاس امیدوار ہی درخواست دے سکیں گے، بی ای ٹی ای ٹی پاس امیدواروں کے لئے کوالی فکیشن سرٹیفکیٹ کی مدت ۲؍سال کے لئے بڑھا دی گئی ہے، یہ ۷؍سال کے لئے ویلڈ مانا جاتا تھا۔ ایسے میں اب ۲؍سال بڑھ جانے سے ۲۰۱۲ء میں بی ٹی ای ٹی پاس کرنے والوں کا سرٹیفکیٹ ۲۰۲۱ تک کے لئے ویلڈ مانا جائے گا۔ پرائمری اور ہائر پرائمری ٹیچروں کے تقرر کے لئے ویکنسی ۱۳؍ستمبر کو جاری ہوجائے گی، اس کے لئے درخواست کی کارروائی ۱۸؍ستمبر سے ۱۷؍اکتوبر تک چلے گی، میرٹ لسٹ ۱۸؍اکتوبر سے ۴؍نومبر تک تیار کر کے اس کی اشاعت ۱۴؍نومبر تک کردی جائے گی، اس پر اعتراضات کا نپٹارہ ۴؍دسمبر تک کرنے کے بعد آخری طور سے میرٹ لسٹ ۷؍دسمبر کو شائع کی جائے گی دیگر کارروائیوں کو پورا کرنے کے بعد ۱۶؍سے ۲۰؍جنوری ۲۰۲۰ تک تقرر نامہ دیا جائے گا۔ ریاست میں پرائمری ٹیچر بننے کے لئے بی ایڈ کے ساتھ اب این سی ٹی ای سے منظور شدہ پرائمری تعلیم میں ۶؍مہینہ کا برج کورس بھی کرنا ضروری ہوگا۔ اس سلسلے میں محکمہ تعلیم نے نوٹیفکیشن جاری کیا۔

راشد العزیری ندوی

دواؤں کی قلت پر حکومت سے جواب طلب

پٹنہ ہائی کورٹ نے بہار کے سرکاری اسپتالوں میں دواؤں کی قلت معاملے میں ریاستی حکومت کو تین ہفتہ کے اندر جواب دینے کی ہدایت دی۔ جسٹس ایس پانڈے کی بینچ نے ویکاس چندر عرف گڈو بابا کی مفاد عامہ کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے ریاست کے سرکاری اسپتالوں میں دواؤں کی قلت پر حکومت بہار کو تین ہفتہ کے اندر جواب دینے کی ہدایت دی ہے، مفاد عامہ کی عرضی میں کہا گیا ہے کہ ریاست کے سرکاری اسپتالوں میں دواؤں کی کافی قلت ہے۔ مریضوں کو اسپتالوں میں جنرل دوائیں بھی دستیاب نہیں ہیں۔

نوٹ بندی سے آر بی آئی کا بیلنس شیٹ متاثر

آر بی آئی کی جانب سے قائم ایک کمیٹی نے کہا ہے کہ نومبر ۲۰۱۶ء میں ایک ہزار روپے اور ۵۰۰ روپے کے پرانے نوٹوں کو گردش سے باہر کئے جانے کا اثر مرکزی بینک کی بیلنس شیٹ پر بھی پڑا تھا، جس سے گزشتہ پانچ سال کی اس کی اوسط اضافہ کی شرح کم ہوکر 8.6 فیصد رہ گئی۔ آر بی آئی کے اکنامک کیپٹل فریم ورک کا جائزہ لینے کے لئے ڈاکٹر ومل جالان کی صدارت میں تشکیل دی گئی کمیٹی نے اسی مہینے حکومت کو سونپی اپنی رپورٹ میں یہ بات کہی ہے۔ کمیٹی نے دوسری باتوں کے ساتھ ریزرو بینک کے مالی سال میں تبدیلی کرتے ہوئے اپریل کے بجائے مارچ کرنے کی بھی سفارش کی ہے، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ ۱۰؍سال میں ریزرو بینک کے بیلنس شیٹ کی اوسط سالانہ ترقی کی شرح 9.5 فیصد رہی ہے۔ (عوامی نیوز ۲۹؍اگست)

بوکارو کے نائب نقیب امارت شرعیہ بدر الحق رحمانی کا انتقال

آزاد نگر بوکارو کے باشندہ جناب محمد بدر الحق رحمانی مورخہ ۲۶؍اگست ۲۰۱۹ء کو انتقال کر گیے، موصوف حج کے سفر پر تھے، میدان عرفات میں طبیعت بگڑ گئی سر میں چکر محسوس ہوا اور گر پڑے، ہاسپیٹل میں انہیں علاج کے لئے ایڈمٹ کیا گیا لیکن اللہ رب العزت کا بلاوا آگیا اور چل بسے۔ موصوف کے ساتھ اس مبارک سفر میں ان کے چھوٹے صاحبزادہ بھی شریک تھے۔ مرحوم نہایت دیندار، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے، امارت شرعیہ اور خانقاہ رحمانی سے گہرا تعلق تھا، مرحوم نے وارثین میں ۲؍لڑکے اور ۴؍لڑکیوں کو چھوڑا، مبلغ امارت شرعیہ جناب حافظ شہاب الدین صاحب نے قارئین نقیب سے دعاء مغفرت کی درخواست کی ہے۔

بقیات

بقیہ یادوں کے چراغ...... اس موقع پر حج کے دیگر ساتھیوں میں مصر کے ڈاکٹر زغلول النجار، تیونس کے ڈاکٹر عبدالحمید النجار اور ڈاکٹر نورالدین الخادمی جو بعد میں تیونس میں وزیر اوقاف کے منصب پر بھی فائز ہوئے مقاصد شریعت پر ان کی کئی کتابیں معروف ومتداول ہیں اور ڈاکٹر زغلول النجار قرآن کریم کے علمی اعجاز کے علمبرداروں میں ہیں۔ وزارت حج کا انتظام تو شاہانہ ہوتا ہے لیکن مہمانوں کو حج کے ارکان کی ادائیگی کا لطف بھی حاصل ہو اس کے لئے ہمیں شیخ محمد مختار سلامی کا سہارا لینا پڑا تھا۔ میدان عرفات کے خیمہ میں جب یہ محسوس ہوا کہ سامان راحت کا اثر ہم مہمانوں پر پڑ رہا ہے اور لوگ نیم دراز ہوتے جارہے ہیں تو میں نے حضرت شیخ محمد مختار سلامی کو توجہ دلائی انہوں نے پھر دعا وانابت کی لذت سے ہم سبھوں کو سرشار کردیا اور لمبی وپرتاثیر دعا کرائی تو میدان عرفات میں ہونے کا لطف محسوس ہوا اور ہر کوئی سرتاپا دعاء واستغفار اور خشوع وانابت نظر آنے لگا۔

مرحوم شیخ سلامی اب رب کائنات کی آغوش رحمت میں پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے علم نافع کے ساتھ عمل صالح کے بھی نقوش چھوڑے ہیں۔ مخصوص تیونسی لباس میں بڑھاپے کی وجہ سے کسی قدر خمیدہ کمر کے ساتھ علم وعمل کا متحرک مجسمہ تھا موہنی صورت، حاضر دماغی اور نیک سیرت کے ساتھ ان کی یاد عقیدت کشیوں کو برابر آتی رہے گی۔ اللہ تعالی انہیں فردوس بریں میں جگہ دے اور امت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے، آمین۔

بقیہ مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے نظریات......... اسلامی ڈھانچہ تھا، اسلامی روح نہ تھی، مگر یوں معلوم ہوتا تھا کہ انسانی معاملات میں اسلامی ڈھانچہ اسلامی قلب کے بغیر اسلامی مشین کا کام کررہا تھا، یہ منظر ان کے ذہن میں ڈھل کر ایک انقلابی نظریہ کی شکل میں نمودار ہوا، اشتراکی معاشرہ کو اپنا ہی گمشدہ لعل سمجھا، اس کی بڑی توقیر کی، عمر بھر اس کی پرچار میں لگ گئے، مولانا ۱۹۲۲ء میں روس سے ترکی گئے، جبکہ تحریک خلافت عروج پر تھی، آپ نے اس میں خوب حصہ لیا، انگریزوں کے خلاف ایسی مہم چلائی کہ زندگی کا بیشتر حصہ جلاوطنی میں کٹا، وہ حجاز گئے وہاں سے واپسی منع کردی گئی، مکہ معظّمہ میں کئی سال حراست میں رہے، انگریزوں کے جانی دشمن قرار دئے گئے، ۱۹۳۷ء میں جب صوبائی حکومتیں تشکیل پائیں تو آپ کو رہائی ملی۔

آپ کا سیاسی مسلک متحدہ ہندوستان تھا، وہ چاہتے تھے کہ سب سے اول ہندو مسلم متحد ہوکر انگریزوں کو ملک سے مار بھگائیں، وہ کانگریسی تھے، مگر کانگریس قیادت سے ناخوش تھی، گاندھی جی کی پالیسی سے اتفاق نہ تھا، ان کی نظر میں کانگریسی برلا جیسے سرمایہ داروں کا اڈہ تھا، آزادی مل بھی جائے تو فرق صرف اتنا ہوگا کہ گورے کی بجائے کالے راج کریں گے، گاندھی جی کا برلا جیسے سرماداروں کے زیر اثر کام کرنا انہیں پسند نہ تھا، جدید دور میں چرخہ انہیں یوں لگتی تھی کہ ہوائی جہاز کو چھوڑ کر بیل گاڑی پر سوار ہوجاؤ، عوام کے جوش کو ابھار کر گاندھی جی کا چوراچوری کا فیصلہ مولانا کی نظر میں ناقابل معافی تھا، ایک لخت آزادی کی لہر روکنا انہیں پسند نہیں تھا، سب سے بڑھ کر کانگریس میں مہاسبھا کے تسلط سے وہ ہمیشہ ناراض رہے، آپ کے ساتھ مولانا محمد علی جوہر بھی کانگریس کی پالیسی سے ناخوش تھے، مولانا سندھی چاہتے تھے کہ کانگریس اور لیگ میں سمجھوتہ ہو۔ ۱۹۴۱ء کے بعد انہوں نے سرتوڑ کوشش کی کہ کانگریس میں اشتراکی اجزاء مضبوط پکڑلیں تاکہ کانگریس بین الاقوامی ادارہ بن کر سارے ایشاء اور افریقی ممالک کی مدد کرے اور مغربی سامراجی طاقتوں سے نجات دلوائے، جو غلامی کے پھندے میں پھنسے ہوئے تھے، ان کا یہ خواب پنڈت جواہر لعل نہرو نے بعد میں سچا کر دکھایا مگر اس خواب کا پہلا خاکہ مولانا کے ذہن میں تھا، مولانا اس کام کے سہرے کے حقدار تھے۔

مولانا کی عظمت ہمارے دلوں میں اس بات سے بھی ہے کہ انہوں تاریخ اسلام کا گہرا مطالعہ کیا تھا، اورنگ زیب کے مذہبی جذبہ کا بھی وہ احترام کرتے تھے، انہیں اکبر اعظم کی سیاسی پالیسی بھی پسند تھی، جس کا مقصد ایک متحدہ قومیت کا ابھار تھا جو ہندوستان کی ترقی کو بام عروج تک لے گیا، مگر اکبر کی مذہبی پالیسی انہیں پسند نہ تھی جو الحاد کے قریب پہنچ گئی تھی، انہوں نے کہا ہے کہ اگر اکبر کی رواداری، دوراندیشی وحسن سلوک کے ساتھ مجدد الف ثانی کا عقیدہ بھی شامل ہوجاتا تو کیا تعجب سارا ہندوستان مشرف بہ اسلام ہوجاتا، ان کا یہ سوچنا صحیح تھا کہ ہندوستان کے سلاطین وشہنشاہوں نے اسلام سے خوب فائدہ اٹھایا، مگر اسلام کو کچھ فائدہ نہ پہونچایا، اس کے برعکس ان کی عیش وعشرت وتلوار کی جھنکار سے اسلام کو نقصان پہونچا، محلات وباغات، مسجدیں ومقبرے، بستیاں وشہر تو آباد ہوئے مگر درسگاہیں ودانش گاہیں جو بغداد ودمشق، قرطبہ ونیشاپور کی یاد تازہ کردیں، وہ ہندوستان میں مفقود تھیں، انہوں نے ایک ہی بڑا کام کیا جس سے اسلام کا فائدہ مضمر ہے، وہ اوقاف کے عطیہ ہیں، اسلام کی اگر کسی نے سچی خدمت کی ہو تو وہ صوفیائے کرام تھے، غرض مولانا سندھی ایک عظیم ہستی تھے، جنہوں نے سماجی وسیاسی اصلاح کے لئے اپنی زندگی وقف کردی، وہ وحدت الوجود کے حامی تھے، وہ دیگر مذاہب کو اسلام کے قریب لانا چاہتے تھے، مولانا آزاد کے ہم خیال تھے، جنہوں نے وحدت الادیان سوچا تھا، مولانا سندھی ومولانا آزاد خلقت کو اتحاد واتفاق کی کڑی میں جوڑنا چاہتے تھے، متحدہ قومیت کی حمایت میں تھے، حریت کے پروانے تھے، انسانیت کے پیکر تھے، مذہب ودین کے شیدائی تھے، اسلامی تہذیب کے نادر نمونہ تھے، ایک سردار جی نے تہذیب حجاز کا وہ پرچم لہرایا جو قابل صد تحسین ہے، انہوں نے اسلامی روح پیش کردی، جو یہ ہے:

بنے ہو ایک خاک سے تو دور کیا، قریب کیا
لہو کا رنگ ایک ہے امیر کیا، غریب کیا

بقیہ خلیج میں بڑھتی کشیدگی خطرناک .... اب بیرونی ایجنسی کی طبی خدمات پر روک لگاتے ہوئے طالبان نے یہ پیام دینے کی کوشش کی ہے کہ اس کی گرفت مضبوط ہے، دوسری طرف سویڈن کے ادارہ نے کہا کہ اس کا مقصد سب کو علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرنا ہے جسے مدد کی ضرورت ہے، تنظیم اسکی مدد کرنے پر یقین رکھتی ہے۔ سویڈن کے ادارہ کی طرف سے ہیلتھ کلینکس طالبان کے زیر کنٹرول صوبہ میدان وردن میں چلائی جارہی تھی، اسی صوبہ میں صدر اشرف غنی حکومت کے زیر کنٹرول علاقوں میں سویڈن کی ہیلتھ کلینکس اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

طالبان نے اپنے زیر اثر علاقہ میں کھلے رکھے گئے سویڈن ہیلتھ کلینک پر دھاوا کیا اور اسے بند کروایا، افغان فوج نے اس علاقہ کا محاصرہ کرلیا، شبہ ہے کہ کلینک میں طالبان کارکن روپوش ہے، طالبان کے حملے میں کلینک کے بعض ارکان اسٹاف ہلاک ہوگئے، سویڈن ہیلتھ سنٹر سے ہزارہا مریض استفادہ کررہے تھے جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں، طالبان افغانستان سے امریکی فوج کے مکمل تخلیہ کا مطالبہ کررہے ہیں جبکہ افغانستان حکومت کا یہ شدید احساس ہے کہ امریکی فوج کے مکمل تخلیہ کا مطلب افغانستان کو پوری طرح طالبان کے رحم وکرم پر چھوڑ دینا ہے، ایسی صورت میں شدید خون ریز خانہ جنگی ہوسکتی ہے، ٹرمپ نظم ونسق مکمل فوجی تخلیہ کے لئے کوشاں ہے لیکن افغان حکومت فوج کی برقراری کی خواہاں ہے۔ **(بحوالہ روزنامہ "سیاست" حیدرآباد)**

2018-19 میں 71542 کروڑ روپے کا بینک فراڈ ہوا: ریزرو بینک

ریزرو بینک کے ذریعے جاری سالانہ رپورٹ کے مطابق 2018-19 میں 71542.93 کروڑ روپے کے بینک فراڈ کے 6801 معاملے سامنے آئے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال بینکوں کے ذریعے بتائے گئے فراڈ کے معاملوں میں سالانہ 15 فیصد اضافہ ہوا جبکہ دھوکہ دھڑی کی رقم 73.8 فیصد بڑھ کر 71542.93 کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔ اس سے پہلے مالی سال 2017-18 میں یہ اعداد وشمار 5916 معاملوں کا تھا اور اس میں دھوکہ دھڑی کی رقم 41167.04 کروڑ روپے تھی۔ سال 2018-19 میں پبلک سیکٹر کے بینکوں میں دھوکہ دھڑی کے سب سے زیادہ معاملے دیکھنے کو ملے۔ اس کے بعد پرائیویٹ سیکٹر کے بینکوں اور غیر ملکی بینکوں کا مقام رہا۔ اس کے علاوہ ریزرو بینک نے اپنی رپورٹ میں یہ بھی بتایا ہے کہ ملک میں چلن میں موجود کرنسی 17 فیصدی بڑھ کر 21.10 لاکھ کروڑ روپے پر پہنچ گئی ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ گھریلو مانگ کم ہونے سے اقتصادی سرگرمیاں سست پڑی ہیں اور معیشت کو رفتار دینے کے لئے نجی سرمایہ کاری بڑھانے کی ضرورت ہے۔ (دی وائر)

اعلان مفقود الخبری

● معاملہ نمبر ۸۲/۵۱۴/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ توپسیا روڈ کولکاتا) عشرت پروین بنت محمد مقصود مرحوم مقام ۳/ایچ/۱۷ مولانا محمد علی روڈ ڈاکخانہ خضر پور تھانہ اقبال پور ضلع کولکاتا ۲۳۔ فریق اول۔ بنام اخلاق احمد ولد محمد محبوب عالم مقام ۲۷۲جی منگرا تلاؤ رام نگر لین ڈاکخانہ گارڈن ریچ تھانہ رام نگر ضلع کولکاتا ۲۴۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول مقام مذکورہ بالا نے آپ فریق دوم کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ توپسیا روڈ کولکاتا ۴۶ میں عرصہ ایک سال سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادانہیں کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کو دیں اور مورخہ ۱/صفر ۴۱ھ مطابق ۱/اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز منگل کو مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں خود مع گواہان حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ نیز واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہین ہونے اور کوئی پیروی نہیں کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

● معاملہ نمبر ۹۰/۴/۲۳۵/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ دملہ مدھوبنی) ناصرین خاتون بنت ٹینا مقام وپوسٹ وتھانہ ریام ضلع مدھوبنی۔ بنام۔ محمد علاء الدین ولد محمد منیف مقام وپوسٹ وتھانہ ریام ضلع مدھوبنی۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ مذکورہ میں فریق اول نے آپ کے خلاف دارالقضاء دملہ میں دعویٰ دائر کیا ہے کہ وہ اپنے تمام حقوق سے محروم ہے اور بر بنام عدم اداء نان ونفقہ وحق زوجیت از عرصہ بعیدہ (۱۱ سال) فسخ نکاح کا مطالبہ کیا ہے، لہذا آپ جہاں کہیں بھی ہوں مورخہ ۱/صفر ۴۱ھ مطابق ۱/اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز منگل وقت ۹/بجے دن دارالقضاء دملہ میں حاضر ہوکر خود مع گواہان وثبوت مع آدھار کارڈ کی فوٹو کاپی، رفع الزام کریں، مذکورہ تاریخ پر بصورت عدم حاضری وعدم پیروی معاملہ تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

● معاملہ نمبر ۱۲۴/۱۳/۱۴۱۳/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ گواپوکھر مدھوبنی) گلناز خاتون بنت محمد شمیم انصاری سنگھرا چٹی روڈ ڈاکخانہ راجنگر ضلع مدھوبنی۔ فریق اول۔ محمد رضاء اللہ ولد محمد کلام الدین مقام کھٹونہ ڈاکخانہ کھٹونہ ضلع مدھوبنی۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول گلناز خاتون بنت محمد شمیم انصاری نے آپ فریق دوم محمد رضاء اللہ ولد محمد کلام الدین کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ مدھوبنی میں ۴/سال سے غائب ولاپتہ ہونے ودیگر حقوق زوجیت ادانہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جارہا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، مورخہ ۲/صفر ۴۱ھ مطابق ۲/اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز بدھ آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

● معاملہ نمبر ۳۰/۱۵۶/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ مہدولی دربھنگہ) حمیدہ خاتون عرف مونی خاتون بنت محمد محی الدین مقام گونہ ڈیہہ ڈاکخانہ لال باغ تھانہ صدر ضلع دربھنگہ۔ بنام۔ محمد عالم ولد محمد شبیر مقام وڈاکخانہ وتھانہ دانی ضلع دربھنگہ۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ مہدولی دربھنگہ میں تین سال سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادانہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کیے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ سماعت ۱/صفر ۴۱ھ مطابق ۱/اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز منگل کو آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن دارالقضاء امارت شرعیہ، مہدولی دربھنگہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ مذکورہ تاریخ پر حاضر نہیں ہونے یا کوئی پیروی نہیں کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

ملی سرگرمیاں

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

کشمیر سے متعلق مسلم جماعتوں اور قائدین کی قرارداد

ملک کی موجودہ صورت حال پر غور کرنے کے لیے منتخب جماعتوں اور قائدین کی ایک مشاورتی مجلس جمعیۃ علماء ہند کے صدر دفتر دہلی میں منعقد ہوئی، جس میں کشمیر کے حالیہ صورت حال کے سلسلہ میں کافی بحث وتمحیص کے بعد درج ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

’’ملک کا استحکام اور سالمیت ہر شہری کا اولین فریضہ ہے، کسی بھی حال میں اس پر سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا۔ دستور میں برابری ،سب کے ساتھ انصاف اور حقوق انسانی کا مقصد بھی ملک کے استحکام وسالمیت کا تحفظ ہے۔ دستوری تقاضوں کو نظر انداز کرکے ہم ملک میں نہ امن وامان قائم رکھ سکتے ہیں اور نہ زبردستی وفاداری خرید سکتے ہیں۔ کشمیر میں دفعہ ۳۷۰؍کو دستوری طور پر نافذ کیا گیا تھا اور اسے دستوری طور پر ہی ہٹایا جاسکتا ہے،اس وقت جو طریقہ اختیار کیا گیا،اس پر اہم سوالات اور اعتراضات کئے گئے ہیں جو کہ فی الحال سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہیں،ہمیں سپریم کورٹ پر اعتماد کرنا چاہیے اور اس کے فیصلے کے مطابق اقدام کرنا چاہیے۔ جب تک کہ یہ بات نہ واضح ہوجائے کہ دفعہ ۳۷۰؍کا ہٹایا جانا پوری طرح دستوری تقاضے کے مطابق ہے یا نہیں، ہمیں کشمیری عوام کے بنیادی حقوق کی پاسبانی، امن وامان کے قیام اور نارمل زندگی کی بحالی کے لیے حکومت کو متوجہ کرنا چاہیے۔ کرفیو کا خاتمہ، مواصلات پر پابندی کا ہٹایا جانا اور طبی سہولیات کی فراہمی، تعلیمی اداروں کا آغاز فوری طور پر بحال ہونا ضروری ہے۔ اس کے لیے حکومت جلد از جلد اقدامات کرے۔ اسی کے ساتھ ہم موجودہ حالات میں نوجوانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مخالف طاقتوں، دشمنوں اور غیر ذمہ دار میڈیا کے بہکاوے میں آکر سوشل میڈیا پر بے بنیاد خبروں اور افواہوں کو نشر کرنے میں حصہ نہ لیں۔ ان کا یہ رویہ نہ ان کے لیے نہ ان کے خاندان اور نہ ان کی کمیونٹی کے لیے فائدہ مند ہے۔‘‘ اس مجلس میں مولانا قاری سید محمد عثمان منصور پوری صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند، جناب سعادت اللہ حسینی صاحب امیر جماعت اسلامی ہند، مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب امیر جمعیت اہل حدیث ہند، مولانا محمود اسعد مدنی صاحب جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ہند، ڈاکٹر ظفر محمود صاحب چیئرمین آل انڈیا زکوۃ فاؤنڈیشن، ڈاکٹر ظفر الاسلام خاں صاحب چیئرمین اقلیتی کمیشن دہلی، مولانا تنویر ہاشمی صاحب صدر جماعت اہل سنت کرناٹک، جناب مجتبی فاروق صاحب جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت، جناب کمال فاروقی صاحب رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ، جناب ایم جے خاں صاحب چیئرمین انڈیا کونسل آف فوڈ اینڈ ایگریکلچر، ایڈوکیٹ شکیل احمد سید صاحب، مولانا نیاز احمد فاروقی صاحب ایڈوکیٹ، ،مولانا شبیر ندوی صاحب مہتمم مدرسہ اصلاح البنات بنگلور، مولانا معز الدین احمد صاحب، مولانا عبدالحمید نعمانی صاحب، مولانا حکیم الدین صاحب نے شرکت کی۔

آرٹیکل ۳۷۰؍معاملہ پر سماعت کرے گی سپریم کورٹ کے پانچ ججوں کی بنچ

جموں وکشمیر کو خصوصی ریاست کا درجہ دینے والے آئین کے آرٹیکل ۳۷۰؍کو ختم کئے جانے کو چیلنج کرنے والی تمام درخواستوں پر سماعت کے لئے ۲۸؍اگست ۲۰۱۹ء کو سپریم کورٹ کے پانچ ججوں کی بنچ قائم کی گئی۔ یہ بنچ مذکورہ معاملہ کی پہلی سماعت اکتوبر کے پہلے ہفتے میں کرے گی۔ چیف جسٹس رنجن گوگوئی کی صدارت والی تین رکنی بنچ نے اس سلسلہ میں الگ الگ دائر ۱۴؍درخواستوں پر ایک ساتھ سماعت کے بعد یہ حکم دیا۔ اس معاملہ پر اگلی سماعت اکتوبر کے پہلے ہفتے میں ہوگی۔ ان درخواستوں میں ریاست میں مواصلات کی خدمات کے مکمل طور ٹھپ ہونے اور جگہ جگہ لگائی گئی پابندیوں اور لیڈروں اور علیحدگی پسندوں کی گرفتاریوں سے بھی منسلک ہے۔ مرکز کی موجودہ حکومت نے ۵؍اگست کو جموں کشمیر کو خصوصی ریاست کا درجہ ختم کرنے اور آرٹیکل ۳۷۰؍کے التزام کو ہٹانے کا فیصلہ کیا تھا۔ جموں کشمیر کو دو حصوں میں تقسیم کرکے لداخ اور جموں کشمیر کو مرکز کے زیر انتظام علاقہ بنانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ لداخ ایڈمنسٹریٹر کے تابع رہے گا جبکہ جموں کشمیر میں اسمبلی ہوگی۔ حکومت کے اس فیصلہ کو بھی سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ نے شروع کیا جدید میڈیا کورس؛ داخلے ہوں گے مفت

جامعہ ملیہ اسلامیہ جو اپنے میڈیا کورسز کے لئے بے حد مشہور ہے، اس نے اپنا پہلا پوسٹ گریجویشن لیول میسیو اوپن آن لائن کورس شروع کیا ہے، جس کا نام میڈیا کانٹنٹ پروڈکشن آن ملٹی پل پلیٹ فارم ہے، یہ وزارت ترقی انسانی وسائل حکومت ہند کے سویم منصوبہ کے تحت شروع کیا گیا ہے، اہم بات یہ ہے کہ کورس بالکل مفت ہے، مشترکہ طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ اور یونیورسٹی گرانٹ کمیشن کے زیر اہتمام یہ کورس ۱۵؍ہفتوں پر مشتمل ہے، اس کو سوئم ایپ یا کمپیوٹر پر کسی بھی بیسک اینڈرائیڈ فون یا کمپیوٹر پر حاصل کیا اور دیکھا جاسکتا ہے، اس میں داخلہ لینے والے افراد خواہ وہ کسی بھی دور دراز علاقہ میں رہتے ہوں ویڈیو لیکچر، ای۔ ٹیکسٹ، مطالعہ کے لئے مواد، اضافی مطالعاتی ماخذ اور ہفتہ وار کوئیر کے ساتھ باصلاحیت اساتذہ کے ذریعہ تیار کردہ میڈیا اسٹڈیز کے اس وسیع جدید ترین اور معیاری کورس تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں، کورس مکمل ہونے پر طلبہ اپنی یونیورسٹی سے ۴؍کریڈٹ پوائنٹس حاصل کریں گے، یہ ایک مکمل کورس ہے، جو کلاس روم میں تدریس سے کم نہیں، جہاں مطالعاتی مواد کے ساتھ لیکچر بھی دستیاب ہوتے ہیں اور ڈیڈلائن پر مبنی اسائنمنٹس بھی، اس کورس میں اسکرپٹ رائٹنگ، نیوز روم پروڈکشن سے لے کر مصنوعی ذہانت، ویب سیریز، اے آر، ایم آر، وی آر وغیرہ جیسے مختلف لیکچرز شامل ہیں، یہ کورس جامعہ، آئی آئی ایم سی اور مختلف نامور یونیورسٹیوں اور کالجوں کی باصلاحیت فیکلٹی ممبران کے ذریعہ تیار کیا گیا ہے، ڈاکٹر کرشنا شنکر کسماء، اے جے کے ایم سی آر سی میں سینئر فیکلٹی ممبر اور اس کورس کے کوآرڈینیٹر اور پرنسپل انویسٹی گیٹر نے کہا کہ یہ کورس نہ صرف میڈیا کے طلبہ کے لئے بلکہ اس مضمون میں دلچسپی رکھنے والے ہر فرد کے لئے مفید اور کارآمد ہوگا، ڈاکٹر کسما کو جامعہ میں آن لائن تعلیم کے آغاز کا سہرا جاتا ہے، اس سے قبل انہوں نے لائن انڈر گریجویٹ کورسیز بھی شروع کیا تھا، جس کا نام ایڈورٹائزنگ اینڈ پبلک ریلیشنز اور این انٹروڈکشن ٹو آڈیو ویژول تھا، مذکورہ پروگرام ۲۰۰۷ء میں سی ای سی، ایم ایچ آر ڈی کے مالی تعاون سے ہوا تھا، انہوں نے کہا کہ یہ سیکھنے کی تمنا رکھنے اور کامیابی کا خواب دیکھنے والے افراد کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

کولکاتا میں دوروزہ تفہیم شریعت ورکشاپ اختتام پذیر

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے زیر اہتمام بورڈ کے جنرل سکریٹری مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ کی خصوصی توجہ سے شہر کولکاتا میں ۲۴؍۲۵؍اگست ۲۰۱۹ء روز سنیچر اتوار کو دوروزہ تفہیم شریعت ورکشاپ کا انعقاد ہوا، ۲۴؍اگست کو تین نشستیں ہوئیں ؛ پہلی نشست ۹ بجے صبح سے ایک بجے دن تک چلی، اس نشست کا آغاز کرتے ہوئے مجلس استقبالیہ تفہیم شریعت ورکشاپ مغربی بنگال کے کنوینر اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے معزز رکن حضرت مولانا ابو طالب رحمانی صاحب نے اپنے افتتاحی کلمات میں کہا کہ شریعت پر چلنے کا فیصلہ مسلمانوں کو خود کرنا ہوگا، حکومت کی روش کو ہم اپنی مجبوری بنا سکتے ہیں، نہ ہی قبول کرسکتے ہیں؛ جہاں ہر دور میں حکمرانوں نے اپنی طاقت کا بے جا مظاہرہ اور غلط استعمال کیا ہے وہیں ہر دور کے مسلمانوں نے بھی شریعت کے پرچم کو بلند رکھنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ظلمت کی آندھیاں قیامت تک چلتی رہیں گی اور دین اسلام کا چراغ بھی قیامت تک روشن رہے گا، مسلمان حوصلہ رکھیں، دنیا کے ہر کچے اور پکے مکانوں میں اسلام داخل ہوکر رہے گا۔ مسلمان اجتماعی اور انفرادی طور پر پوری طاقت سے یہ فیصلہ کریں کہ ہم اپنے وطن عزیز ہندوستان کی معزز عدالتوں اور پولس تھانوں پر جھگڑے اور مقدموں کا بوجھ نہیں ڈالیں گے، عدالت میں کروڑوں مقدمات زیر التوا ہیں، جج حضرات کو آرام کا موقع نہیں ملتا ہے، پولس تھانوں میں پولس کی نوکری کرنے والے ہمارے ہندوستانی بھائی بہن لوگوں کے جھگڑے، ٹرافک نظام، سیاست کے لنگڑے لولے بیانات کی الجھن، روز کے چھوٹے بڑے فتنے فساد اور ملک میں سازشی طور پر شر پھیلانے والے لوگوں سے نپٹتے نپٹتے پولس والوں کی زندگی اجیرن بن گئی ہے۔ ان کی زندگی میں آرام اور چھٹی نام کی کوئی چیز نہیں، ان کے بیوی بچے ان کی نگرانی اور محبتوں سے محروم ہوتے چلے جارہے ہیں، ایسی صورت میں مسلمان اپنے معاملات کو اپنے گھروں میں اپنے بزرگوں سے مل کر دارالافتاء اور دارالقضاء کے مشورہ سے سلجھالیں تو ہندوستانی عدالت اور پولس محکمہ پر بڑا احسان ہوگا۔ کلیدی خطاب جناب مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا ہوا، جس کا عنوان ’’تعدد ازدواج‘‘ تھا، عنوان کی مناسبت سے گفتگو نہایت ہی جامع، چشم کشا اور اس سلسلہ میں جو بیجا اعتراضات کیے جاتے ہیں ان کے تشفی بخش جوابات پر مشتمل تھی۔ مولانا تبریز قاسمی صاحب نے ’’متبنیٰ بل‘‘ کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

دوسری نشست ڈھائی تا ۵؍بجے دن منعقد ہوئی؛ اس نشست میں شرعی قوانین کے واقف کار سپریم کورٹ کے وکیل جناب ایم آر شمشاد صاحب نے قانون طلاق کے موضوع پر تفصیلی گفتگو کی، انہوں نے کہا کہ جب بھی طلاق وغیرہ کا کوئی معاملہ سامنے آتا ہے تو سیدھے طلاق ہی کی بات ہوتی ہے نکاح کی بات نہیں کی جاتی اگر اس معاملہ میں پہلے نکاح کی بات کی جائے تو شاید اس سے عدالت کو بھی مسئلہ کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ نکاح سے نکلنے کے جو مختلف طریقے ہیں طلاق اسی دائرہ کا ایک چھوٹا سا پہلو ہے۔ عوام میں یا عدالتوں میں نکاح کو ختم کرنے کا جو طریقہ ہے اس کے صرف ایک ہی طریقہ پر بات ہوتی ہے سسٹم کا جو قانون ہے وہ ہندوستان کے دستور سے نکلا ہے۔ ایک ہی وقت ایک ہی محفل میں تین طلاق بول کر نکاح ختم کرنے کے مسئلہ پر بات تو ہوتی ہے لیکن اس کے اور بھی طریقے ہیں اس پر بات نہیں ہوتی۔ ایم آر شمشاد صاحب نے بتایا کہ نکاح ختم کرنے کے نو (۹) طریقے ہیں لیکن صرف ایک ہی طریقہ پر بات ہوتی ہے اور یہی طریقہ عام طور پر مشہور ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد تین طلاق قانون کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ ہندوستان کی حکومت کے ذریعہ بنایا گیا قانون تین طلاق ایک بہت ہی غیر مناسب قانون ہے جس میں ایک پرسنل اور ذاتی معاملہ کو جس کی کوئی اہمیت نہیں ہے اس کو جرم قرار دیا گیا ہے، اور اس جرم کی بہت سخت سزا متعین کی گئی ہے، اس طرح کے الفاظ جو سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد بے معنی ہوچکے ہیں اس میں جرم اور سزا کو جوڑنا بہت ہی غیر مناسب بات ہے۔ جناب مولانا سعید الرحمٰن قاسمی مفتی امارت شرعیہ نے وراثت میں عورتوں کے حقوق کے موضوع پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ’’اسلام میں بہت سی حالتیں ایسی ہیں جس میں عورتوں کو مرد سے زیادہ حصہ ملتا ہے، اور صرف چند حالتوں میں مرد کو جہاں اسلام میں عورتوں کے مقابلہ زیادہ حصہ دیا گیا ہے وہ اس لیے کہ مردوں پر مالی بوجھ زیادہ ہے اور عورتوں پر کوئی مالی ذمہ داری نہیں ہے، اسلام نے عورتوں کے حقوق کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ عورتیں مقدس اور پاکیزہ ہستی ہیں ان کے حقوق کی رعایت بھی ہر شخص کی ذمہ داری ہے۔ ایک نشست بعد نماز مغرب منعقد ہوئی، جس میں ’’طلاق کی شرعی حیثیت‘‘ اور موجودہ تین طلاق بل کے موضوع پر جناب مولانا خالد سیف اللہ رحمانی اور ایم آر شمشاد صاحب ایڈووکیٹ نے خطاب کیا۔ دوسرے دن ۲۵؍اگست کو پہلی نشست ۹؍تا ۲؍بجے دن منعقد ہوئی، جس میں ’’نفقۂ مطلقہ‘‘ اور یتیم پوتے کی میراث کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔ موجودہ سماجی صورت حال اور مختلف عدالتی فیصلوں نیز شرعی قوانین کی حکمتوں سے ناواقف دانشوروں کے بیانات کو سامنے رکھتے ہوئے دونوں موضوع پر اطمینان بخش گفتگو کی گئی۔ اس نشست کے آخری حصہ میں سوال وجواب کا سیشن بھی رکھا گیا تھا۔ حاضرین کی طرف سے جو سوالات پیش کیے گئے، شرعی وعقلی دلائل کی روشنی میں ان کا جواب دیا گیا۔ عصر کی نماز کے بعد خواتین کا خصوصی اجتماع رکھا گیا، جس میں خواتین کے حقوق، ان کی عظمت اور موجودہ وقت میں انہیں گمراہ کرنے کی جو سازشیں ہو رہی ہیں ان سے واقف کرایا گیا۔ خواتین نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور اجتماع بیحد کامیاب رہا۔ بعد نماز عشاء مسجد غلام رسول میں اجلاس عام کا انعقاد ہوا، اجلاس عام کو خطاب کرتے ہوئے حضرات مقررین نے حاضرین کو موجودہ حالات میں ہمت وحوصلہ کے ساتھ زندگی گذارنے، اپنی دینی قیادت پر بھرپور بھروسہ رکھنے اور اللہ نے مذہب اسام کی جو نعمت انہیں عطا کی ہے اس کی قدر کرنے اور اس کے ایک ایک قانون کو حرز جاں بنانے کی تلقین کی اور کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ مسلمانوں کی سب سے متفقہ دینی قیادت ہے، جو پورے ملک میں قانون شریعت کے تحفظ، اصلاح معاشرہ، قوانین شریعت کی تفہیم اور شعائر اسلام کی حفاظت کے تعلق سے پوری بیدار مغزی اور حوصلہ مندی کے ساتھ سرگرم عمل ہے ،کلکتہ کا یہ دوروزہ تفہیم شریعت ورک شاپ اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ مجلس استقبالیہ تفہیم شریعت ورکشاپ کے کنوینر جناب مولانا ابوطالب رحمانی صاحب کی محنت ومستعدی سے ورکشاپ مثالی طور پر کامیاب رہا۔

Volume:59/69,Issue:33 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

پھر نئے سال کی سرحد پہ کھڑے ہیں ہم لوگ
راکھ ہو جائے گا یہ سال بھی حیرت کیسی
(عزیز نبیل)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND
NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF,PATNA 801505
SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

آرٹیکل ۳۷۰ رہندوستان اور کشمیر کو ایک دھاگے میں باندھتا تھا

اپوروا نند

بھیشم نے کہا تھا، گرودرون نے کہا تھا، اسی نتیجے پر پہنچ کر کرشن نے کہا تھا: ”مریادامت توڑو، توڑی ہوئی مریادا کچلے ہوئے اجگرسی گنجلکا میں کورونش کو لپیٹ کر سوکھی لکڑی سا توڑ ڈالے گی۔“ (اندھا یگ، دوسرا شمارہ: دھرم ویر بھارتی)

آج ہندوستانی حکومت نے مریادا توڑ ڈالی ہے، ہندوستانی حکومت کے چہرے پر پڑا نقاب اتر گیا ہے، تہذیب کی آخری لکیر پار کر لی گئی ہے، یہ پھر ثابت ہو گیا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے لئے سیاست میں پالیسی کی کوئی جگہ نہیں ہے، شائستگی، احساس اور سچ کی بی جے پی کی سیاست نے دھجیاں اڑا دی ہیں۔ جھوٹ، دھوکہ دھڑی، زبردستی اور بے رحمی کو حکومت کرنے کا آرٹ کہا جا رہا ہے، بے حیائی کو صاف گوئی اور غنڈہ گردی کو جرأت! تاریخ میں ایسے لمحے آتے ہیں جو سماج کے لئے آئینہ بن جاتے ہیں جن میں وہ اپنی اصلی صورت صاف دیکھ پاتا ہے۔ جو کچھ بھی ۵ر اگست کو پارلیامنٹ میں ہوا ہے، اس نے ثابت کر دیا ہے کہ بی جے پی کے لئے اکثریت کا مطلب اکثریت پرست اکثریت ہے۔

اس نے ہندوستان کی سیاست میں اندر ہی اندر پل رہے اکثریت پرستی کے زہر کو بھی سطح پر لا دیا ہے۔ وہ زہر ساری جماعتوں کے ذہن میں ہے، یہ شاید بی جے پی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کو پتہ تھا۔ ہندوستان کے مسلمان کو معلوم نہیں تھا، ایسا نہیں ہے۔ لیکن یہ اب کھلے عام بتایا بھی گیا ہے: جہاں ان کی تعداد کم ہے ان کو گھس پیٹھیا اور غیر قانونی کہا جائے گا اور جہاں ان کی تعداد زیادہ ہے، ان کو دہشت گرد ٹھہرا دیا جائے گا۔

یہ کیا محض اتفاق ہے کہ ۴ر اگست کو آسام کے لاکھوں مسلمانوں کو نوٹس جاری کیا گیا کہ وہ پھر سے اپنی شہریت کے ثبوت پیش کریں۔ کشمیر پر بات کرنے کے لئے کشمیر کا ماہر ہونے کی ضرورت نہیں، آرٹیکل ۳۷۰ رکی باریکیوں اور اس کی تاریخ کو کبھی اور کہیں اور پڑھا جا سکتا ہے۔

آرٹیکل ۳۷۰ را یک علامت رہی ہے اس بات کی کہ ہندوستانی ریاست اصل میں ایک پروسس ہے، وہ ایک ترقی پذیر رشتہ ہے، کوشش ہے ایک دوسرے کا یقین حاصل کرنے کی، وہ ایک سفر ہے، ایک دعوت ہے، وہ دھمکی نہیں ہے۔ ملک صرف قوانین کے سلسلے کا نام نہیں، وہ ایک علامتی نظام ہے۔ ہر علامت کا صاف عملی معنی تلاش کرنا ضروری نہیں، علامت یقین دہانی ہوتی ہے، ملک کو پہچاننے اور اس سے اپنا پن بنانے میں مددگار ہوتی ہے۔ ۵ر اگست نے ثابت کیا کہ ہندوستان بھی آخر کار اسٹالن کے سوویت یونین اور کمیونسٹ چین کی طرح یہ مانتا ہے کہ ملک کے وسائل پر، آبادیوں پر قبضے کا دوسرا نام ہے، ملک کوئی رومانی خیال نہیں ہے۔

کون نہیں جانتا کہ دفعہ ۳۷۰ر جوڑنے کا دھاگا تھی، ہندوستان اور کشمیر کے درمیان دیوار نہیں؛ لیکن جو اس کے خاتمے کی مانگ کرتے رہے ہیں اور جو ۵ر اگست کے ہندوستانی پارلیامنٹ میں ہوئے فیصلے کا جشن منا رہے ہیں ان کے لئے دوسروں پر قبضے کا نام ہے۔ اس سے بھی زیادہ ان کے اندر یہ گانٹھ بن گئی ہے کہ مسلمانوں کو خصوصی اختیارات حاصل ہیں۔ جو سوال وہ کشمیر کے لئے اٹھا رہے ہیں، وہی سوال وہ ان دوسری ریاستوں کے لئے نہیں اٹھاتے، جن کو خصوصی اختیارات حاصل ہیں، جہاں آپ جائیداد نہیں خرید سکتے اور جن میں داخل ہونے کے لئے آپ کو اجازت چاہیے ہوتی ہے۔

جموں و کشمیر کو توڑ دیا گیا ہے، اس کے ٹکڑے کر دئے گئے ہیں، یہ قانون ساز مجلس میں اکثریت کی جس تلوار سے کیا گیا ہے، وہ کسی اور ریاست کی گردن اور جسم پر بھی گر سکتی ہے اگر بی جے پی کو وہ پریشان کن معلوم پڑے۔ جو رہنما وفاقی نظام کی دہائی دیتے اور خود اپنی ریاستوں کے لئے خاص پیکیج مانگتے تھکتے نہیں، انہوں نے بھی کشمیر کے ٹکڑے ہونے دیے اور اس سے آزاد ریاست کی حیثیت چھین لینے میں بی جے پی کی مدد کی، وہ کیا یہ سوچ رہے تھے کہ ان کی ریاست میں مسلمان اکثریت میں نہیں ہیں، اس لئے ان کو یہ خطرہ نہیں!

کیا عدلیہ قانون ساز مجلس کے ذریعے کی گئی اس کھلی اندھیر گردی کو درست کرے گی؟ اس کا حال کا ریکارڈ تسلی نہیں دیتا، وہ چاہے آدھار کا معاملہ ہو، یا آسام میں این آر سی کا یا ایودھیا کا۔ افضل گرو یا یعقوب میمن کے لئے عدالت کے پاس ویسی دلیل نہ تھی جو دارا سنگھ کے لئے استعمال کی گئی۔

یہ مجموعی طور پر ان معاملوں کے بارے میں تو سچ ہے ہی، جہاں ریاست کے تشدد کو چیلنج دیا جاتا ہے، اس سے زیادہ ان معاملوں میں بھی جن کا رشتہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں سے ہے۔ نجی آزادی سے عدالت کو تب دقت ہونے لگتی ہے، جب وہ کسی مسلمان کی ہو، یہ ہادیہ کے سیاق وسباق میں اس کے رویے سے مسلمانوں کو بتا دیا گیا تھا۔ عدالت انھیں غور کر کے فیصلہ لینے لائق بالغ نہیں مانتی، ان کے لئے نظم وضبط اور سرپرست کی ضرورت ہے، ایسا اس مقدمہ نے ثابت کیا تھا۔ کشمیر کے ٹکڑے کر کے صرف وہیں کے نہیں، ہندوستان بھر کے مسلمانوں کو کہا گیا ہے کہ ان کو آئینی طریقے سے ذلیل کیا جا سکتا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے بارے میں ہمیں معلوم تھا لیکن ۵ر اگست کو اکثریت پسندوں کے نالے سے جو گندگی اُبل اُبل کر باہر پھیل رہی ہے، کہیں اندر چھپی ہوئی جو فحاشی برہنہ رقص کر رہی ہے اور جو تہوار منایا جا رہا ہے، اس نے محمد علی جناح کے خدشے کو سچ ثابت کر دیا ہے۔ اس میں مہانگروں کی تمام جماعتیں بھی شامل ہیں جو گلوبلائزیشن کی خوبی گناتے نہیں تھکتی ہیں اور اس کے فائدے بھی لیتی ہیں۔ یہ ثابت ہو گیا کہ تعلیم، ادب، آرٹ، راشٹرواد کے زہر سے خالی نہیں، لیکن یہ بھی کہا جانا چاہیے کہ ابھی جو مٹھائیاں کھائی جا رہی ہیں، ان کا زہر اس ملک کے خون میں کینسر کی طرح پھیل جائے گا۔ ۵ر اگست کی قانون ساز مجلس نے ایک جھٹکے میں کشمیر میں مکالمہ کو بے کار اور حماقت بھرا ٹھہرا دیا ہے۔ اس کو ریکارڈ کرنا چاہیے کہ ہندوستان کی قانون ساز مجلس نے چالاکی کے ساتھ ساتھ طاقت کے تشدد کو ایک اصول کے طور پر قائم کر دیا ہے۔ یہ اصول اس کو بھاری پڑے گا، لیکن اس سے زیادہ جو یہ کہا جا رہا ہے کہ کشمیر کی آبادی کی صورت بدل دی جائے گی۔ یہ ہمیں پھر روس اور چین کی یاد دلاتا ہے، جو تبّت کی آزادی چاہتے ہیں اور اس کے نقصانات کی تنقید کرتے ہیں، ان کی زبان کشمیر کے ہندوازم کے امکان سے چٹ پٹا رہی ہے۔ ان سب کا لالچ ان پر بھاری پڑے گا۔

کنّڑ قلمکار یوآر اننت مورتی اپنے گردہ خراب ہونے اور ڈائلیسس پر رہنے کے باوجود ۲۰۱۴ء میں دلّی آئے، اپنے وطن کو محتاط کرنے کے لیے کہ وہ ایک خودکش قدم اٹھانے جا رہا ہے۔

انہوں نے کہا: ”Never give power to a Bully“۔ (کسی غُنڈے کے ہاتھ میں طاقت نہیں دینی چاہیے) وہ تحفظ نہیں دیتا، آپ کو بزدل بنا دیتا ہے۔ اپنی بزدلی سے شرمندہ آپ وہی بن جانا چاہتے ہیں اور اس لئے اس کے لٹھیت یا بھاٹ بن کر رہ جاتے ہیں۔ کہتے ہیں ادیب نجومی ہوتا ہے، یہ بھی کہتے ہیں کہ دیر کتنی بھی ہو کمزور کی آہ ظالم پر واپس بجلی کی طرح گرتی ہے۔ آج ہندوستان اب ہمیشہ خدشہ کے سایے میں جینے کو مجبور ہے

وزارت داخلہ کا اعلان

این آر سی میں نام نہیں ہونے پر نہیں ہوں گے غیر ملکی

نئی دہلی: مرکزی وزارت داخلہ نے آسام کے لوگوں سے افواہوں پر توجہ نہیں دینے کی اپیل کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ ریاست کے قومی شہریت رجسٹر (این آر سی) میں نام نہیں ہونے پر کسی شخص کو سیدھے غیر ملکی قرار نہیں دیا جائے گا، بلکہ اس کو ”**فارن ٹریبونل**“ میں اپیل کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ وزارت داخلہ کے ترجمان نے کہا کہ ریاست کے لوگ افواہوں سے بچیں، کیوں کہ ۳۱ر اگست کو حتمی شکل دیے جانے پر اگر کسی شخص کا نام این آر سی میں نہیں ہے تو اسے سیدھے غیر ملکی قرار نہیں دیا جائے گا، ایسے لوگوں کے پاس ”**فارن ٹریبونل**“ میں اپیل دائر کرنے کی مدت ۶۰ر سے بڑھا کر ۱۲۰ر دن کر دی گئی ہے۔ اس کے لیے ریاست کے کئی اہم مقامات پر کافی تعداد میں ٹریبونل بنائے گئے ہیں، حکومت ضرورت مندوں کو ڈسٹرکٹ لیگل سروس اتھارٹی سے مفت قانونی مدد بھی دستیاب کرائے گی، جس سے وہ اپیل دائر کر سکیں گے۔ ایک افسر نے بتایا کہ وزیر داخلہ امت شاہ اور ریاست کے وزیر اعلیٰ سروانند سونووال کے مابین گزشتہ ۲۰ر اگست کو ہوئی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا، انہوں نے کہا کہ کسی بھی شخص کو فوراً ”**حراستی مراکز**“ نہیں بھیجا جائے گا، فارن ٹریبونل، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ جیسے قانونی متبادل ختم ہونے کے بعد ہی کسی کو ان مراکز میں بھیجے جانے کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔

نقیب کے خریداروں سے گذارش

اگر اس O دائرہ میں سرخ نشان ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہو گئی ہے۔ براہ کرم فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں، اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائیل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں۔ مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر ڈائرکٹ بھی سالانہ یا ششماہی زر تعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کر درج ذیل موبائل نمبر پر خبر کر دیں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168
Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
Mobile: 9576507798

نقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ اب نقیب مندرجہ ذیل سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر آن لائن بھی دستیاب ہے۔

Facebook Page: http//@imaratshariah
Telegram Channel: https://t.me/imaratshariah

اس کے علاوہ امارت شرعیہ کے آفیشل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پر بھی لاگ ان کر کے نقیب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مزید مفید دینی معلومات اور امارت شرعیہ سے متعلق تازہ خبریں جاننے کے لئے امارت شرعیہ کے ٹویٹر اکاؤنٹ imaratshariah@ کو فالو کریں۔

(مینیجر نقیب)

WEEK ENDING-02/09/2019, Fax : 0612-2555280, Phone:2555351,2555014,2555668, E-mail: naqueeb.imarat@gmail.com, Web. www.imaratshariah.com,

نقیب قیمت فی شمارہ -/6 روپے ششماہی -/200 روپے سالانہ -/300 روپے